لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب من تصنیفات جناب مستطاب مولوی سید ریاض الحسن صاحب

مسمی بہ

نصر المومنین

در جواب

ہدایت المومنین

بمقام لکھنؤ بمحلہ فراشخانہ وزیر گنج در ماہ دسمبر ۱۸۹۵ عیسوی

در مطبع فیض منبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من الباکین علی مصاب من بکت علیہ السماء
والارض والملائکۃ المقربون وشہدت بعظمتہا الناطقون والصامتون
والصلوٰۃ علی صاحب ذلک العزاء محمد سید الانبیاء وعلی اوصیائہ
الشہداء ہم الائمۃ المعصومون **اما بعد** واضح ہو کہ درینولا ایک رسالہ
ہندیہ مسمی **بہدایۃ المومنین** مشعر عدم جواز تعزیہ داری و منع گریہ وزاری
مصائب امام حسین علیہ السلام پر نظر قاصر سے گذرا جسکے دیکھنے اور غور کرنے سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولف رسالہ مذکورہ نے از راہ فریب و فساد کہ مقتضائے طینت
ارباب تعصب و عناد ہے عجب طرح کی سقیفہ سازی اور شعبدہ بازی ابتدائے
رسالہ مین کی ہے یعنے عنوان رسالہ مین بدعات و عادات جملہ مخلوقات پر عموماً
اعتراض شروع کیا بالتخصیص کسی مذہب معین کا نام نہین لیا تاکہ ناظرین رسالہ
یہہ سمجھین کہ بیچارہ مولف بلا تعصب و اکراہ حسبۃً للہ محض از راہ دردمندانہ نصیحت
غافلین محدثات جمیع فرق اسلامیہ پر عموماً طعنہ زن ہے کسی خاص فرقہ سے
روی خطاب اور تعصب و عتاب نہین رکھتا لیکن چونکہ خبث باطن فلتہ لسان سے

ظاہر ہو جاتا ہے بعد چند سطور ہندی یہہ ترکی تمام ہے اور خاص شیعون ہی پر عنایت
اور توجہہ بنہایت اور تہجین و توہین شعائر ایمان و اسلام ہے مین کمال مبالغہ و اہتمام
ہے کہ قبائح عقلیہ و نقلیہ و شرعیہ و عرفیہ سب خاص مصائب مظلوم کربلا پر رونے
رولانے نقل تربت و ضریح مقدس بنانے مین بیان کی گئی اور تعزیہ داری ہی
العیاذ باللہ جملہ گناہون کی علت قرار دیگئی حضرات مقلدین اہلسنت مین تو اسقدر
تعصب سخت تعجب ہے مگر یہہ حضرت شاید فرقہ مستحدثہ وہابیہ سے ہین اور یہی
وجہ ہے کہ میلاد شریف کا ذکر بر دایا تسلیما کہین نہین کیا ورنہ قلعی کہلجاتی المختصر
ہم اسی فکر و تردد مین تہے کہ دیکہتے دیکہتے نام نامی حضرت مولف بسلب شرف
سیادت و اضافت نسبت سکونت **اولاد حسن قنوجی** نظر آیا مجیب سجدہ
شکر بجالایا کہ میرا تصور مقرون بتصدیق اور امر وہابیت مولف تحقیق ہوا
یہہ حضرت بہی بگڑے ہوئے وہابی ہین سو خوب جانے ہوئے ہین جیسے عمامے والی
انکی تشبیہین کند و نکونہ بدنام کرین **انکی مختصر کیفیت** یہہ ہے کہ یہہ سادات
بخاریہ قنوج مین شامل اور مجیب کے طریقہ مذہبی سے خارج سلسلہ نسبی مین داخل
ہین یعنے جو قرابت ابوجہل کو حضرت پیغمبر صلعم سے تہی وہی حضرت مولف کو مجیب احقر
سے ہے انکے والدین ماجدین بلکہ اوائل مین یہہ خود شیعہ مذہب تہے پہر بغرض
تحصیل علم دہلی جاکر جو بگڑے تو بگڑتے ہی چلے گئے اسقدر درپے سرتابی ہوئے
یعنے شیعہ سے سُنی سُنی سے وہابی ہوئے پہر احمد پیرزادہ بریلوی اور اونکی صاحبین
عبدالحی و اسماعیل دہلوی کی صحبت و ارادت مین حوصلے اور زیادہ ہوئے اونکی
معیت مین سکہون کے ساتہہ آمادہ جہاد ہوئے مگر جب کڑی پڑی اور پیرزادے صاحب
مع دیگر جہلا کام آئے ہمارے حضرت پہرتی پہراتی ٹہوکرین کہاتی بکمال خفت و ندامت
صحیح و سلامت گہر تشریف لائے بعد خرابی بصرہ یہہ سوجہی کہ مقابلہ تیغ و سنان مین

جان کا خطرہ ہے زبانی لن جمع خرچ بلا ضرر ہے لہذا اپنی وہابیت اور قابلیت جتانیکو
اس قسم کے رسائل مہملہ لکھنی شروع کیئے اور یہہ رسالہ خاص ممانعت تعزیہ داری
مین تحریر کیا ہے اور پناہ بخدا اوسکو بدعت و ضلالت قرار دیا ہی ہر چند جواب
اسکا بعض افاضل نے بزبان فارسی لکھا ہے مگر چونکہ حضرت مولف غیر مالوف عشیرہ
راقم الحروف سے ہین لہذا بمفاد کریمہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ بہ نسبت اوروں کے
یہہ کمترین اونکی ہدایت اور خدمت کیواسطے لائق تر ہے پس اگر سخت زبانی مولف
لاثانی کا جواب بمقتضای حمیت و حمایت دین ترکی بترکی ہو تو نزد اہل انصاف
یہہ عذر مجیب مقبول ہوگا لیکن مہما امکن جسطرح مجیب اول نے لینت و تہذیب
سے بقدر مقدور درگذر نہین کی انشاء اللہ نخیف کو بھی بمجواے کریمہ وَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا
لَّيِّنًا ہرگز لینت قول سے نہ عدول ہوگا لیکن انہین حضرات کے بعض کلمات طیبات
کی تصریح و توضیح مین اگر کچھہ دال مین کالا ہو تو وہ انہین کی بے تہذیبی ہی مجیب مجبور
ہے اور اوسکے بیانین بے قصور ہے اور چونکہ اس رسالہ مین ابتدا سے انتہا تک
ہمارے حضرت نیم ملا خطرہ ایمان نے اپنی بدعت کو اسقدر زور دیا کہ آنکھہ بند کرکے
بے سمجھی بوجھے عموماً ہر امر کو بدعت لکھدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے
فقط نام بدعت سنکر ایک ہریل کیسی لکڑی پکڑ رکھی ہے اور ہنوز معنے بدعت
اور اوسکی اقسام محمودہ اور مذمومہ سے بالکل اجنبی ہین لہذا قبل از شروع جواب
ہم ایک مقدمہ خاص معنی بدعت اور اوسکی اقسام اور نیز اس بیانین کہ اقسام مذکورہ
مین سے کس کس پر اطلاق بدعت مصطلحہ مولف کا عند الفریقین ہوتا ہی اور
کس کس قسم پر نہین ہوتا لکھتے ہین تاکہ اوسکے ملاحظہ سے ہر صاحب انصاف پر سنی ہو
یا شیعہ امر حق واضح ہو جاے اور یہہ کوئی حضرت مولف بگلا بھگت کی لنظاہر
حقانی و بباطن پوچ و لایعنے تقریر و تحریر سے دہوکا نہ کہائے بحولہ تعالی و قوتہ

مقدمہ تحقیق معنی بدعت اور تفریق اقسام بدعت مین پس معنی بدعت کے صاحب قاموس نے یہہ لکھے ہین: البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال او ما استحدث بعد النبی صلعم من الاھواء والاعمال یعنے بدعت حادث کرنا کسی چیز کا ہے دین مین بعد کامل ہونے دین کے یا جو چیز کہ بعد پیغمبر صلعم حادث ہوئی ہو خواہشون اور اعمال سے پس فقرہ اولی قاموس سے جو بعینہ صحاح جوہری مین بھی وارد ہے ظاہر اوہی حدث مراد ہے جس سے دین و شریعت حضرت خاتم المرسلین صلعم مین خلل اور تغیر واقع ہو اور اوس امر جدید کو اصل شرع سے کوئی لگاؤ نہو پس ایسی بدعت بالمعنی الاخص بلاشبہہ منہی عنہا اور حرام ہے اور حدیث کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مین بھی بدعت خاص مراد ہے نہ مطلق محدثات عَلٰی اَیِّ وَجْہٍ کَانَتْ کہ وہ باعتراف جمہور فرق مسلمین عموماً داخل بدعت محرمہ نہین ہین والا ایسا امور مباحہ جو زمانہ حضرت شارع مین نہ تھے اور بعد اون حضرت وقتاً فوقتاً بتقاضای ضرورت حادث ہوتے گئے اور اصل شرع سے اونکا رجحان یا اباحت وغیرہ ظاہر ہے اور اہل اسلام مین عموماً خلفاً عن سلف اونکا جواز و استحسان پایا جاتا ہے اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا ہی وہ سب امور داخل بدعت منہی عنہا ہو جائینگی اور اسمین ہمارا ضرر تو کم ہے لیکن خلافت مابعد النبی پر آفت آنے سے حضرت مولف کا بہت بڑا نقصان ہوگا بشرطیکہ وہ سُنی نہین وہابی ہی سہی اور اگر وہابیت مین بھی ثابت نہین ہین تو کچھہ بھی نقصان نہین جب اسلام کے کسی فرقہ مین نہ ٹھہری تو جسکو جو جی چاہی کہین ہمتو عند التحقیق شیعہ سُنی سب مین اقسام بدعت کی تفریق پاتی ہین چنانچہ **تفریق اقسام بدعت** مین منجملہ ہماری علماکے شیخ شہید علیہ الرحمہ قواعد مین فرماتے ہین محدثات الامور بعد عہد رسول اللہ صلعم

اقسام لا يطلق اسم البدعة عندنا الا ما هو محرم الاول الواجب
كتدوين القران والسنة اذا خيف عليهما والثاني المحرم وهو كل
بدعة تناولها قواعد التحريم والثالث المستحب كبناء المدارس
والربط مما تناوله ادلة الندب والرابع المكروه مما اشتملته ادلة الكراهة
والخامس المباح وهو داخل تحت ادلة الاباحة انتهى ـ یعنے جو امور
کہ بعد عہد حضرت رسول خدا صلعم حادث ہوے وہ چند اقسام ہین اور اسم
بدعت کا اطلاق ہمارے نزدیک بجز بدعت محرمہ کے اور اقسام پر نہین کیا
جاتا اول وہ امر محدث واجب مثل تدوین قرآن واحادیث جب خوف
اونکے ضائع ہونے کا ہو دوم حرام اور وہ ہر بدعت ہے جسکو قواعد تحریم
شامل ہون سوم مستحب مثل بناے مدارس وکاروان سرا وغیرہ وہ چیزین
جسکو ادلہ ندب شامل ہون چہارم مکروہ جنکو ادلہ کراہت شامل ہون
پنجم مباح جو تحت ادلہ اباحت داخل ہون اور علماے حضرات اہل سنت
مین سے صاحب بحر المذاہب نے آخر کتاب قواعد مین اسکی تصریح اسطرح
فرمائی ہے البدعة منقسمة الى واجبة ومحرمة ومندوبة ومكروهة
ومباحة والطريق في ذلك ان تعرض البدعة على قواعد الشرع
فان دخلت في قواعد الايجاب فهي واجبة او في قواعد التحريم
فمحرمة او في الندب فمندوبة او في الكراهة فمكروهة او في الاباحة
فمباحة یعنے بدعت منقسم ہوتی ہے واجب اور محرم اور مندوب اور
مکروہ اور مباح کیطرف اور طریقہ اسکا یہہ ہے کہ عرض کیجاے بدعت قواعد
شرع پر پس اگر قواعد ایجاب مین داخل ہو تو وہ واجب ہے یا قواعد تحریم
مین داخل ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے یا قواعد ندب مین داخل ہو تو وہ مندوب

ہے یا قواعد کراہت مین داخل ہو تو وہ مکروہ ہے یا قواعد اباحت مین داخل ہو تو وہ مباح ہے انتہی۔ اس عبارت کو مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے اپنے رسالہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین بھی جو فرقہ ضالہ وہابیہ کی رد مین ہے نقل کیا ہے اوسمین تتمہ اس عبارت کا جسمین تفصیل ان اقسام خمسہ کی ہے وہ بھی مذکور ہے پھر بتفاوت یسیر حضرت امام شافعی کا یہہ قول بھی بیان کیا ہے وقال الشافعی رح وما احدث وخالف کتابا او سنۃ او اجماعا او اثرا فھو البدعۃ الضالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فھو البدعۃ المحمودۃ انتہی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو احداث مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہو تو وہ بدعت ضالہ ہے اور جو احداث خیر سے ہو اور امور مذکورہ مین سے کسی امر کے مخالف نہو وہ بدعت محمودہ ہے انتہی۔ علی ہذا اور اکابر اہل سنت کے مصنفات مین بھی تفصیل و تفریق مذکور ہے اور کیونکر نہو کہ تحقیق معانی صحیحہ کا لغت پر دارمدار ہے لہذا حضرت مولف ایک آخری حجت اور سن لین پھر اونکو اختیار ہے صاحب مجمع البحرین نے معنی بدعت کے اسطرح توضیح کی ہے البدعۃ بالکسر والسکون الحدث فی الدین وما لم یکن لہ اصل فی کتاب وسنۃ فما دل علیہ الشرع ولو بالعموم خارج منہ فمن شرع فاحل حلالا وحرم حلالا اوکرہ ما لم یکرہ کان مبدعا خارجا عن الشریعۃ انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بدعت کے معنی حدث فی الدین ہیں لیکن نہ علی الاطلاق بلکہ وہ حدث خاص جسکے واسطے کتاب وسنت مین کوئی اصل نہو پس جس حدث پر شرع دلالت کرے اگرچہ یہہ دلالت بالعموم ہو وہ بدعت منہی عنہا سے خارج ہے بدعت محرمہ وہی ہے جو باعتبار معنی

اخیر بطور تشریع کے ہو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور غیر مکروہ کو مکروہ کرے
باقی دیگر محدثات جنکو اصل شرع سے کسی قسم کا لگاؤ ہے وہ بدعت محرمہ ضالہ
کیسی اطلاق بدعت ہی سے خارج مین لیجیئے اسکا بہی مآل کار وہی ہے جو اکابر فریقین
سے ہم نقل کر چکے ہین اب غور کرنا چاہیئے کہ ہرگاہ باجماع اہل اسلام یہہ
قاعدہ مسلم الثبوت اور معمول بہا ہے کہ محدثات امور بعد آن حضرت صلعم قواعد
شرع سے مطابق کر کے حکم بوجوب یا حرمت یا ندب یا کراہت یا اباحت کیا جاتا
ہے پس بنا بر اسی قاعدہ مسلمہ کے ہر مسلمان دیندار کو جسپر خدا اور رسول کی محبت
واطاعت فرض ہے اور خدا نے بموجب آیہ کریمہ عظیمہ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰے محبت اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت کو اوسپر
لازم کر دیا ہے بلکہ اس متاع گرانمایہ کو اجر رسالت قرار دیا ہے لازم ہے کہ آنحضرت
صلعم کے ایام ولادت اور اوقات خوشحالی اور مسرت مین علی ہذا حضرات اہلبیت
کے ان ایام متبرکہ مین اظہار سوز و سرور اور ان بزرگوار ونکی زمان وفات اور
مصیبت و شہادت مین اعلان رنج و غم موفور کرے کہ یہہ محدثات بسبب جریان
شرعی خالی از اجر و ثواب نہین ہین یہی وجہ ہے کہ مسلمانان دیندار روز ولادت
باسعادت حضرت رسول مختار جلسہ میلاد شریف بکمال زینت و تکلف کرتے ہین
اور اوسکو امور مباحہ و مستحسنہ سے جانتے ہین چنانچہ بوارق محمدیہ مین بحوالہ امام
ابوشامہ سے منقول ہے ومن الحق ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام
الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات والمعروف واظہر الزینۃ
والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر محبتہ
صلعم وتعظیمہ وجلالتہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ہمارے زمانہ مین جو یہہ امر ایجاد
ہوا ہے کہ ہر سال بروز مطابق روز مولد آن حضرت صلعم صدقات خیرات اور

اظہار زینت و سرور کرتے ہین یہہ سب حق اور درست ہے اسلیئے کہ یہہ امر خیر باعث
اسکے کہ اسمین فقرا و مساکین مسلمین کے نسبت احسان ہے مشعر بہ محبت و تعظیم و جلالت
آن حضرت صلعم ہے اسیطرح روز شہادت و یوم مصیبت آن حضرت و اہلبیت
آن حضرت اظہار غم و الم کرنا مشعر کمال اخلاص و محبت آن حضرت و اولاد آن حضرت
ہے خصوصًا مصیبت و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام جنکی شہادت
بشہادت سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و تحریر الشہادتین
شاہ سلامت اللہ صاحب قائم مقام شہادت آنحضرت صلعم اور جنکے غم مین
بموجب روایت حضرت ام سلمہ رض مرویہ شاہ صاحب سر انور و ریش مبارک
آن سرور خاک آلودہ ہوئے پس ایسے مظلوم کے غم مین جو فدیہ رسول خدا ہوا اور
آن حضرت کا عالم مثال مین اوسکے غم مین خود یہہ حال ہوا ہو انصاف سے کہو کہ
اوسکی مصیبت مین رونا رولانا اور بغرض اعلان سانحہ عظیمہ لوازم عزا درست کرنا
اور بنانا کسقدر مشعر بمحبت حضرت رسول مقبول و رضای آن حضرت کہ عین رضای
حضرت احدیت ہے ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ مثل دیگر محدثات لوازم
عزای جگر گوشہ سید کائنات کو بھی اونہین قواعد پر منطبق کرے اور تدبیر و تامل
صحیح کو عمل مین لائے مثل حضرت مولف شدت بغض و عناد سے یزید و ابن
زیاد کا ہہاٹ نہ بجاوے تا حقیقت حقیت عزاداری امام مظلوم بخوبی اوسپر
منکشف ہوجاوے کہ وہ بھی مانند اقسام محدثات مذکورہ منقسم بچند اقسام ہے
اول ذکر فضائل و مصائب عظام حضرت امام و دیگر اہل بیت کرام تواریخ و
احادیث معتمدہ و مراثی معتبرہ سے اور رونا رولانا مصیبت عظیمہ اور واقعۂ جسیمہ
خامس آل عبا و دیگر شہدای کربلا اور نہب و غارت خیام مطہرہ و اسیری
حرم محترم سید دوسرا پر یہہ سب امور شرعًا جائز و مسنون بلکہ موجب اجر عظیم تمنا ہے

اور باعث رضای الٰہی اور حضرت ختمی پناہی ہین اسلیئے کہ خود آن حضرت صلعم نے
بنفس نفیس قبل از وقوع واقعہ شہادت دنیای پر اختلال ہین اور بعد از وقوع
عالم مثال ہین اپنے فرزند قرۃ العین حضرت امام حسین کی مصیبت پر مع دیگر اہلبیت
غم والم اور حزن وماتم کیا ہے اور قرآن مجید مین مابکت علیہم السماء آیا ہے
ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرمایا ہے پس تعجب ہے کہ حضرات انبیاء
اور اولیاء وملائکہ وجن اس رونے رلانے مین آن حضرت کے پیروی کرین اور
اس مصیبت مین آپکا ساتھہ دین اور ہم جو خاص آپکی امت اور مخاطب بخطاب
پیروی حسنہ آن حضرت ہین ایسی سخت مصیبت مین آپکی پیروی سے ہاتھہ اوٹھا ئین
اور آپکا ساتھہ چھوڑ کر الگ ہو جائین سے یہہ ستم ہے ہوا ہے نہ کبھی ہو ئیگا جو
مسلمان ہے وہ حضرت کیطرح روئیگا - اللہ اکبر جس مصیبت مین خود حضرت شارع
علیہ السلام صاحب عزا ہوں اور رلائین اپنے اہلبیت مین رسم تعزیت برپا فرمائین
اوس عزاداری کے شرعی ہونیمین کیا کلام ہے بلکہ جملہ امور مین آن حضرت کی پیروی
کرنیکا نام اسلام ہے پس جو شخص اسکو بدعت محرمہ سمجھے اور اسپر استہزا کرے
اوسنے بلا تشبیہہ حضرت پیغمبر اور دین پیغمبر پر استہزا کیا واللہ یستھزئ بھم
وَیَمُدُّھُم فی طغیانِھم یَعمَھُونَ دوم وہ امور جو اصل شرع سے مباح
ہین جیسے مجلس عزا منعقد کرنا مومنین کو شریک عزا کرنا غربا و مساکین سے
باخلاق تمام و احسان و اطعام پیش آنا زیادتی مصیبت ولوازم عزا اور اسباب
گریہ و بکا کے واسطے ضریح و تعزیہ و تابوت و علم بنانا علی ہذا اور امور جو اصل امر
شرعی بکا وابکا کے معین ہون جنکی اباحت اصل شرع سے بموجب ارشاد حضرت
شارع کُلُّ شَیٍٔ مُطلَقٌ اَی مُبَاحٌ حَتّٰی یَرِدُ فِیہِ النَّھیُ پائی جاتی ہے یعنے
ہر چیز مباح ہے تا آنکہ نہی اوسمین وارد ہو اور ظاہر ہے کہ نہی شارع علیہ السلام

خصوص میں بتصاویر ذوی الارواح ہے تصویر غیر ذیروح عند الفریقین نہی سے
مستثنی ہے چنانچہ اہل سنت سے فاضل ابن حجر نے نافعاً عن شرح مسلم بیان کیا
ہے واما تصویر صور الشجر ونحوھا مما لیس بحیوان فلیس بحرام یعنے صورتین
شجر وغیرہ کی بنانا جو ذیروح ہنون حرام نہین ہین اسیطرح بخاری نے ابن
عباس سے زجر و توبیخ ایک شخص کی جو تصویر جاندار بناتا تھا نقل کی ہے خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے اوس سے کہا کہ اگر تیری معیشت تصویر
سازی ہی پر منحصر ہے تو تصویر درخت وغیرہ غیر ذیروح کی بنایا کر اور تصویر
ذیروح کی بنانا چھوڑ دے کہ مین نے آنحضرت صلعم سے سُنا ہے کہ جو شخص تصویر
جاندار بنا ئیگا خدا اوسکو عذاب کریگا کہ اسمین روح پھونکے اور وہ کبھی نہ پھونک
سکیگا۔ انتہی۔ اور امامیہ سے کلینی رح نے بواسطہ ابن عباس صادق آل
محمد صلعم تفسیر کریمہ یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل روایت کی
ہے کہ حضرت نے فرمایا واللہ ماھی تماثیل الرجال والنساء ولکنھا
تماثیل الشجر وشبھہ یعنے بخدا یہہ تصویرین مردون اور عورتونکی نتھین
بلکہ درخت وغیرہ غیر ذیروح کی تھین اسیطرح محمد بن مسلم سے روایت کی
ہے کہ مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے تصاویر شمس وقمر کو پوچھا آپنے
فرمایا جبتک تصویر حیوان کی نہو کچھ خوف نہین ہے انتہی پس ہرگاہ بنانا
تصاویر غیر ذوی الارواح کا بموجب شرع عند الفریقین جائز ہوا تو تعزیہ
اور ضریح اور تابوت وعلم وغیرہ بنانا سب بلا نکیر جائز ومباح ہین بلکہ اگر
صورت کے معانی ذوات الارواح وغیرہ سے عام بھی لیے جائین جیساکہ
معرب مین ہے کہ الصورۃ عامۃ فی کل ما یصور تشبیھا لخلق اللہ تعالی
من ذوات الارواح وغیرھا جب بھی ضریح وتعزیہ وتابوت وعلم وغیرہ

مستثنی ہوگئے اسلیئے کہ تشبیہ بمخلوقات خدای تعالی نہین ہین بلکہ نقل روضۂ منورہ اور ضریح مقدس خامس آل عبا و نقل نشان کرامت نشان حضرت پیغمبر خدا ہین اور انمین کسیطرح ممانعت نہین بلکہ صریح اباحت ہے اور باوجود اباحت چونکہ معین قسم اول ہین تو بنانا انکا نورًا علی نور اور بنانیوالا اور تعظیم کنندہ انکا لاریب مثاب و ماجور ہے قال اللہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب پس بمفاد آیۂ کریمہ جسطرح تعظیم نقل کعبہ معظمہ و روضہ منورہ آنحضرت صلعم و دیگر مشاہد مشرفہ و کوہ صفا و مروہ بلکہ نقل نعلین مبارک حضرت سید کونین جمہور اہل اسلام اور تمامی امت خیر الانام پر واجب و لازم ہے اسیطرح تعظیم ضرایح و اعلام وغیرہ منجملہ شعائر اسلام ہے اور تعظیم انکی خاص و عام پر لازم بلکہ منجملہ حقوق امام علیہ السلام ہے اور اہانت و استخفاف اسکا اہانت حضرات کرام اور بفحوای من اھان اولادی فقد اھاننی اہانت سید انام ہے **قسم سوم** وہ امور جو عزاداری مین بطور رسم کیئے جاتے ہین وہ مباح محض ہین یعنے نہ اونکے واسطے شریعت مین بالخصوص ممانعت ہے اور نکوئی رجحان شرعی اونمین پایا جاتا ہے جیسے ضریح و تعزیہ کے آگے قرآن مجید وغیرہ رکہنا ترک زینت و لذات وغیرہ کرنا لباس ماتمی پہننا مگر سیاہ مکروہ اور سبز وغیرہ محمود ہے علی ہذا اور امور بشرطیکہ تشریع کا اونمین لگاو نہو والا قسم اخیر محرم مین داخل ہوجائین گے **چہارم** وہ امور جو خلاف شرع اور منجملہ منہیات ہین اور اکثر اونمین سے بطور خلطوا عملا صالحًا واخر سیئًا عوام سے سرزد ہوتے ہین جیسے تصاویر ذوات الارواح مثل تصویر براق و ذو الجناح و ملک و جن و پری وغیرہ بنانا تاشا ڈہول بوق شہنا وغیرہ بجانا ذوات مقدسہ حضرات کو حاجت روای مستقل جانکر خاص اونہین سے

حاجت طلب کرنا ہان اگر بواسطہ آن حضرت کے حاجت اپنی خدای عز و جل سے طلب کرے تو اسکا مضائقہ نہین اور سب سے بدتر سجود لغیر المعبود ہے پس تعزیہ و ضریح کو خاص سجدہ کرنا موجب شرک ہے اور چونکہ خواص شیعہ اس قسم اخیر سے محترز ہین اور اسکو بدعت و شرک جانتے ہین لہذا افعال جہلا و عوام پر انسے مواخذہ نہین ہو سکتا کہ ہر فرقہ کے عوام کچھہ نہ کچھہ ایجاد بندہ خالی نہین ہوتے بعد اس تفصیل کے ظاہر ہو گیا کہ اقسام عزاداری سے فقط قسم اخیر منہی عنہ اور حرام ہے اور اطلاق بدعت کا خاص اسی قسم اخیر پر کیا جائیگا نہ اور اقسام پر کما لا یخفی علے المتاملین فلا تکن من الغافلین ہر چند جو کچھہ اس مقدمہ مین بیان ہوا منصف غیر متعسف کیواسطے اسیقدر کافی و وافی ہے اور جواب جملہ ایرادات ناصواب حضرت مولف اسی مختصر سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بمقتضای مثل مشہور جہوٹے کو گہر تک پہونچانا ضرور ہے لہذا حضرت مولف کے ہر قول کا رد بھی بقدر ضرورت لکھے دیتا ہون تاکہ مرد عاقل و منصف بعد ملاحظہ ہدایت المومنین اس رسالہ مسمی به **نصر المومنین** کو بھی دیکھے اور بشرط پسند انصاف اور درصورت لغزش و خطا معاف کرے فانتقمنا من الذین اجرموا و کان حقا علینا نصر المومنین۔

قال المولف الرسالہ قبل شروع کتاب کے بوجہنا مقدمہ کا ضرور ہے تا حقیقت حال بخوبی دلنشین ہو

اقول لرفع الضلالہ وای بر فردی کہ سر دفتر بود۔ یہہ مقدمہ کیا ہے ہاں درپردہ وعظ اور سرے ہی سے دین برحق پیغمبر پر اعتراض ہے چنانچہ تفصیل اسکی آتی ہے ساری قلعی کہلی جاتی ہے۔

قال اسکو سُننا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے خلقت شرک و گمراہی مین گرفتار تہی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادا کی بری راہ پر اڑی تہی حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے اونکو مسلمان کیا اور دین حقکو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اوٹہایا

اقول ماشاء اللہ کیا حُسن تقریر اور طرز تحریر ہے منکران دین اسلام و نبوت
حضرت خیر الانام کا بعینہ یہی کلام ہے کہ معاذ اللہ آپکا دین حق نتھا فقط تقریر زبانی
اور محاربہ سیفی و سنانی سے آپنے لوگونکو مسلمان کیا اور زبردستی بزور شمشیر اپنے
دین کو رواج دیا چنانچہ ایک روز لکھنو مین ایک پادری نے بیان کیا کہ اگر محمدؐ
صاحب کا دین سچا ہوتا تو فقط تقریر زبانی پر اکتفا نفرماتے مثل انبیاء سابقین
کوئی معجزہ بین ایسا دکھلاتے جس سے لوگ گردیدہ ہوکر خود ہی ایمان لاتے برخلاف
اسکے حکم جہاد دیا تب بمجبوری لوگون نے آپکا دین جان کے خوف سے اختیار کیا
حالانکہ یہہ شبہہ انکا محض تعصب سے ہے ورنہ مورخین علیسا خوب جانتے ہین کہ جس
پیغمبر کے وقت کے لوگ جس فن مین کمال رکھتے تھے حق تعالے اوس پیغمبر کو اوسی قسم کا معجزہ
عطا فرماتا تھا اور اہل فن عاجز ہوکر سمجھہ لیتے تھے کہ یہہ امر فوق طوق بشر ہے چنانچہ
حضرت موسے کے زمانہ مین سحر کا بڑا چرچا تھا آپکو معجزہ عصا ملا حضرت عیسے کے وقت
مین فن طبابت اور امر علاج امراض صعبہ مین کمال تھا آپکو احیاے اموات کا معجزہ
دیا گیا ہمارے حضرت کے عہد دولت مین فن فصاحت و بلاغت مین علو تھا آپکو
ایسا معجزہ بین یعنے قرآن مبین عطا کیا گیا کہ جس سے بڑے بڑے فصحا و بلغا اور عرب
عرباء کے مقابلہ مین فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعوی بالاعلان کیا گیا جسکے جواب مین
بڑے بڑے مدعیان فصاحت اور گردن کشان جاہلیت نے لیس ھذا من الکلام
البشر کہکر از راہ عجز اپنی گردنین جھکالین چنانچہ کتاب تنزیہہ الفرقان مین مذکور
ہے کہ کسی سے کچھہ جواب نبن آیا بلکہ اکثر اونمین لطف فصاحت سے بیخود ہوکر ایمان
لے آئے اور بعضون نے اگرچہ باغراض نفسانیہ ضبط کیا مگر نکر سکے اور خال خال جو دام
شیطان مین پھنس گئے وہ ایسے عاجز ہوے کہ اونہون نے تلوار سے لڑنا اختیار کیا جان و
مال کا تلف گوارا کیا مگر قرآن کے مقابلہ اور معارضہ مین اونسے ایک فقرہ بھی نہ لکھا گیا

اور نہ اوسکے فصاحت سے انکار کیا گیا انتہی پس جب باوجود عاجز ہونے کے بہی ایمان
نہ لائے اور حجت الٰہی تمام ہو گئی اوسوقت حکم جہاد صادر ہوا نہ پہلے ہی سے جیسا کہ منکرین
نبوت آنحضرت یا تمہین بناتے ہین اور ہمارے پادری صاحب اونکی ہان مین ہان ملاتے ہین

قال بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بہی خوب دین کو قائم فرمایا۔

اقول یہہ فقرہ تو شاید آپنے حضرات اہل سنت کے خوف سے لکہا ہے ورنہ جب
محدثات ما بعد النبی کو آپ عموماً بدعت منہی عنہا کہتے ہین تو خلافت خلفا جو مابعد
آنحضرت منعقد ہوئی وہ بہی آپکے زعم ناقص مین ایسی ہی ہو گی اب ہمکو آپ سے
بحث کرنی اور آپکو عاجز کرنے کا پورا موقع ملا بس اب میدان مین آئیے اور سوچ سمجہکر
فرمائیے کہ حسب تصریح حضرات اہل سنت نہ خلافت کے بارہ مین کوئی نص آنحضرت
ہی نہ استخلاف بلکہ اوسکا دار و مدار بعد آنحضرت صلعم اجماع اہل حل و عقد پر
ہوا پس اگر بعد آنحضرت مطلق احداث علے ای وجہٍ کان بدعت محرمہ اور قبیح
ہے تو پہر حضرت سلامت خلافت خلفاے اربعہ کیونکر صحیح ہے پس خلافت خلفا پر
رخنہ لگا اگر آپ شیعہ سنی دونون دین سے گئے نہ ادہر کے ہوے نہ ادہر کے اور اگر
خلافت خلفاے راشدین اور اون حضرات کے اقامت دین کے آپ بہی معتقد ہین
تو ہر پل کی لکڑی یعنے ہر محدث کو بدعت ضالہ کہنے سے ہاتہہ اوٹہائے اور ارشاد
حضرت خلیفہ ثانی دربارہ تراویح بنص صریح نعمت البدعۃ ہی کو ملاحظہ
فرمائیے علماے اسلام تو بدعت حسنہ کہتے ہین پس اگر آپ بہی تراویح پڑہتے
ہین تو یقیناً اسکو حسنہ ہی جانتے ہونگے بدعت سیئہ جانتے تو کاہیکو پڑہتے
اپنے موہنہ سے آپ ہی قائل ہوے اور اگر اسکو بہی بدعت محرمہ سمجہکر نہین
پڑہتے اور خلیفہ کا ارشاد نہین مانتے تو آپ مسلمانون کے کسی فرقہ مین نرہے
بلکہ غیر ملت اسلام کی طرف مائل ہوے چلئے سستے چہوٹے اس سے بہتر کوئی بات کہی

گلو خلاصی کی سبیل نہین آپ مسلمانون کو کچھہ آپسے قال و قیل نہین ۔ اگر دریافتی
بردانشت بوس ٭ وگر نشناختی افسوس افسوس۔

قال جب زمانہ خلافت کا آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کے ہاتھہ آئی تو عجب طرحکا
فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ مانع بدعت تھے نوبت پہونچی
اقول گستاخی معاف آپ ایسے نامقید ہین کہ جو مونہہ مین آیا بلا قید بھرا کہے
کہہ بیٹھے ہین یہہ عموماً بنی امیہ کی حکومت پر کیون آپنے طعن کیا اچھہ امیر معاویہ
سے بہی خفا ہین صاحب سمجھہ بوجھہ کے بات کیا کیجیے کیا آپکو اسکی خبر نہین کہ
بعد صلح حضرت امام حسن اونکی خلافت بہی مان لی گئی ہے اہل سنت پر تو
مارے ڈر کے آپ کوی بات بصراحت مونہہ سے نہین نکالتے فقط اشارے
وکنائے پر ٹالتے ہین پہلے خلافت مین جہگڑا ڈالا اب امیر معاویہ کو زمرۂ خلفا
سے نکالا ایک نہ شد دو شد مگر شیعون پر آپ بہت کہل کہیلے ہین کہ اونکی تعزیہ داری
کرنے تعزیہ و علم بنانے روتے رولانے پر کوی دقیقہ تہجین و توہین کا آپنے
اوٹہا نہین رکہا خیر یہہ بہی غنیمت ہے ۔ رتبہ دیکہو میرے کینہ کا کہ اونکے
دل مین ہے۔ اور اہل بیت پیغمبر کیا واجب القتل ہی تہے جو شہید کا لفظ اونکی
نسبت آپکے مونہہ سے نہ نکلا جب آپ اسکے بعد انہیں بہی کہتے ہین کہ وہ مانع بدعت تہے
پہر آپکو شہید کہنے مین کیا عذر تہا خیر بہول چوک معاف ہے اب فرمائیے کہ حضرات
اہلبیت کونسی بدعت کے مانع تہے آیا خاص اوسی بدعت محرمہ کے یا مطلق محدثات
کے بر تقدیر اول آپ کیون اون حضرات کی پیروی نہین کرتے کہ ہر محدث کو
بدعت محرمہ مین شمار کیئے جاتے ہین کیا وہ احد الثقلین نہین ہین یا اونکی پیروی
بہی آپکے نزدیک معاذ اللہ بدعت محرمہ ہے اور بر تقدیر ثانی یہہ آپکا اہلبیت پر
افترا ہے وہ حضرات کبہی محدثات حسنہ کو بدعت نہین جانتے تہے کیا وہ اپنے

جد امجد حضرت پیغمبر خدا کے روضہ منورہ کی زیارت نہین کیا کرتے تھے جبر روضہ مقدسہ کی اہانت پر آپ لوگ مرتے ہین پناہ بخدا اوسکو تعبیر بہ صنم اکبر کرتے ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

قال اوسوقت مین بادشاہ اور لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت رکہتے تہے فرصت غنیمت جانکر کہل کہیلے اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور بدعتین نکالنا شروع کین

اقول یہہ صفت تو بعض سلاطین بنی امیہ مین خصوصاً آپکے پیر و مرشد یزید کی تہی وہ ان سب منہیات مین البتہ کہل کہیلا تہا یا اب اوسکے بعض چیلے اپنی بدعت مین کہل کہیلے ہین مگر حضرت امام حسینؑ نے اپنی جان عزیز کا دینا قبول کیا اور اوسکی بیعت کرنا نہ قبول کیا تاکہ بدعتین اوسکی اسلام مین مستند ہو جائین اور دیندار لوگ سمجہہ لین کہ ایسے بدعتی فاسق ظالم کی بیعت جائز نہین ہے اور نہ اوسکی اطاعت جائز ہے

قال چند مدت مین وہ بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پہیل گئین اور پچہلون نے اگلون کی سنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض و واجب جانا

اقول جو لوگ دیندار تہے وہ خود یزید ہی کو اوسکی بدعتون پر سرزنش کرتے تہے اوسکی سنت کیا قبول کرتے چنانچہ جب یزید پلید نے چوب خیزران حضرت امام حسین کے لب و دندان مبارک پر رکہی تو بعض صحابی حضرت رسول جو اوسوقت یہہ سانحہ دیکہہ رہے تہے بیتاب ہوکر کہنے لگے کہ ای یزید اوٹہا لی چہڑی لب و دندان حسین سے کہ مین نے بچشم خود دیکہا ہے کہ حضرت رسولخدا ان لبونکی بوسی لیتے تہے اور چوستے تہے ہان جو نامسلمان بطمع زخارف دنیا اوس فاسق کی اطاعت کرتے تہے وہ البتہ اوسکی سنت بد پر چلتے تہے اور اب بہی نسل آپکے جنکو یزید پلید سے محبت اور حسین شہید و عداوت ہے وہ اگر یزید کے وقت مین ہوتے تو ضرور اوسکا ساتہہ دیتے خون حسین مین شریک ہوکر جائزہ و انعام لیتے مگر چونکہ اوسوقت مین امام حسین

ہٹین ہین یا مجبوری یزید کی روح خوش کرنیکو حضرت کی مصیبت پر رونے رولانے اور آپکی عزاداری مٹانے پر جان دیتے ہین تاکہ واقعہ شہادت اور آپکے مصائب اور یزید کے معائب کا اعلان نہو کہ اسمین اونکے مرشد کی سخت رسوائی ہے پس یہہ آپکا کہنا آپ ہی پر صادق آتا ہے کہ پچھلون نے اگلونکی سنت سمجھکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض واجب جانا۔

قال جو علماے دیندار ہوتے گئے جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے۔

اقول واقعی جو علماے دیندار ہین اونکا ہر زمانہ مین یہی شعار رہا ہے کہ بقدر امکان دفع رسوم فاسدہ اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے ہین چنانچہ ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ علماے دیندار فریقین نے معنی بدعت مین کسقدر توضیح و تفصیل کی ہے اور بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ وہ احداث جو بطور تشریع ہو یا اوسکو اصل شرع سے کچھہ لگاؤ نہو وہ البتہ بدعت ضالہ و محرمہ ہے نہ مطلق محدثات جنمین بموجب انطباق قواعد شرع کوئی واجب کوئی سنت کوئی مباح کوئی مکروہ ہے اونکو بدعت ہی نہ کہنا چاہیئے مگر جب میان محمد فاضل ایسے کٹھہ ملا سے بدنام کنندۂ نکونامی چند۔ نہ مانین اور اپنی ہی کج فہمی کی پیروی واجب جانین تو اسمین کیا اختیار ہے خدا کا کلام برحق ہے وہ فرماتا ہے انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا

قال تسپر بہی ہزارون رسمین اور عقیدے کفر و جہالت کی جہان مین قائم ہوئی

اقول کیونکر نہ قائم ہوتی کہ کٹھہ ملاؤن نے عالمون کی ضد اور اپنی گرم بازاری کی غرض سے جاہلون کو ہموار کرکے جو چاہا سو ایجاد کر دیا اور اونہون نے ملا مخدوم سمجھکر اونکا کہنا مان لیا مناسب مقام ایک نقل ہمکو یاد آئی کسی قریہ مین ایک نا خواندہ ملا صاحب وار د ہوئے سونچے یہہ لوگ جاہل ہین خوب گذریگی اتفاقًا اونکو تہوڑے ہی

دنو نمین خوب رام کیا جناب مولانا صاحب کہلاے اخذ و جبر کا قرار واقعی موقع جمایا خوب چہکے پہنچے اور مُلا ے اتفاقاً ایک عالم بہی اوس قریہ مین وارد ہوئے اونہون نے جو اون بیچارے جاہلونکا حال دیکہا تو بمقتضاے درد دین والشفقة على المسلمین چاہا کہ اونکو عقائد اسلام اور شریعت کے احکام بقدر ضرورت تعلیم کرین یہہ دیکہکر پہلے کٹہہ ملا صاحب گہبرائے پہر سونچکر باین تقریر سراپا تزویر اہل قریہ کو فریب مین لائے کہ یہہ عالم نہین بلکہ جاہل ہین لفظ مار تک نہین لکہہ جانتے اگر تمکو یقین نہو تو اونکا اور میرا دونون کا امتحان لو یہہ سُنکر وہ عالم کے حضور حاضر ہوئے اور مار کے لکہنے کا اصرار کیا مرد عالم نے پہلے تو یہہ سوال مہمل سمجہکر تامل کیا بالآخر اونکی خاطر سے مار لکہدیا پہر پہلے مُلا کی نوبت آئی اوسنے سانپ کی شکل بنائی اور اون جاہلونکو دکہا کر کہا کہ صاحبو انصاف کرو مار کی یہہ صورت ہے جو مین نے لکہی ہے یا وہ ہے جو ان صاحب نے لکہی ہے یہہ دیکہکر سب اپنے ملا کی قابلیت کا ایمان لائے اور بیچارے مرد عالم چلتے پہرتے نظر آئے۔

قال اور بسبب ضعف اسلام اور موقوف ہونے جہاد کے اور مصاحبت کفار کی ہر ملک مین ہر فرقہ نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا۔

اقول سچ ہے اگر ضعف اسلام نہوتا اور علماے اسلام کو احکام اسلام کی اشاعت مین اختیار تام ہوتا تو دین اسلام مین رخنہ ڈالنے والے امور مباحہ کو جنسے رونق اسلام زیادہ ہوتی ہے بدعت محرمہ جاننے والے کب کی سزا پاگئے اور راہ راست پر آگئے ہوتے ہر ملک مین ہر فرقہ نے فرقہاے اسلام سے تو کچہہ بہی نہین تراشا مگر قنوج کے بعضے بہمنون نے اپنی خواہش کے موافق معاذ اللہ ایک صنم اکبر تراشا ہے جو دینداروں کے نزدیک لائق عبرت و حاشا اور ناسعیدون کے نزدیک کہیل اور تماشا ہے اور موقوفی جہاد کا فقرہ شاید ترغیب مسلمانون کے لیے اوسنے لکہا

تراشا ہوا ہے جب سکہون کے ساتہہ قصد جہاد تہا پہر کاش غازی غازی نہین ہوئی تہی تو شہید ہی ہو جاتے جان بچا کر گہر تو نہ بہاگ آتے جہاد سے بہاگنا علاوہ ارتکاب کبیرہ سبب قوی ضعف اسلام ہے اب بہت نازہ نہ کیجیئے کہ آپکی ترکی تمام ہے۔

قال اور اسلام و کفر کہچڑی ہوگیا۔

اقول سچ اسلام و کفر مین تو نسبت تضاد ہے وہ تو کفر کے ساتہہ کہچڑی ہو نہین سکتا ہان اسلام برائے نام اگر کفر سے ملکر کہچڑی ہو جائے تو کچہہ عجب نہین جیسے پہلے آپ شیعہ تہے پہر سُنّی ہوئے پہر وہابی ہوگئے اب وہابیت مین بہی بٹہ لگایا کہ ہر بابی ہوگئے پس آپ ہی کا اسلام اجزائے مختلفہ سے ملکر کہچڑی نہین بلکہ کہچڑا ہوگیا چلئے مبارک ہو۔

قال خصوصاً ہندوستان مین یہانتک نوبت پہونچی کہ ادہر کلمہ بہی کہتے ہین ادہر بت بہی پوجتے ہین اور جو اونمین ذرا قابل ہوئے اونہون نے بعینہ جب رسوم ہنود کے کرنا مناسب نہ دیکہا اور مطلق چہوڑنا بہی خواہی نفس کے خلاف پایا سو واسطے ویسی رسمین اپنے گہر صورت و نام بدلکر مقرر کرلین

اقول ہندوستان مین اون لوگونکی البتہ یہانتک نوبت پہونچی جو محض دہقانی گنوار جہالت کے پتلے ہین اور اونکی معاشرت ہمیشہ کفار سے رہی اور آنکہہ کہولکر اونہین کے رسوم اور عادات کو دیکہا اور ابتدا ہی سے اوسی کے خوگر ہوئے پس اون گنوار دمین یہہ قابلیت کہان کہ وہ رسوم ہنود سے تفرقہ اور تمیز کر نیمین یہہ تراش و خراش کرین آپ ایسے قابل البتہ ایجاد بندہ کر سکتے ہین چنانچہ اپنی قابلیت سے جس مطلب کیواسطے آپنے یہہ تمہید اوٹہائی ہے وہ آپکی تانت بولتی ہی ہم یہہ راگ بوجہہ گئے اور اسکا دفع دخل ہم اوسی

قاعدہ کلیہ مذکورۂ بالا سے یہان بہی گئیے دیتے ہین کہ جن امور مین اجازت شارع علیہ السلام کی ہو یا اونمین ولو بالعموم کچہہ شرع کا لگاؤ ہو وہ بلا دغدغہ جائز ہین گو نظرِ ظاہری مین وہ مشابہ بعض رسوم مذموم کفار معلوم ہوتی ہون اور جن امور مین اجازت شارع یا شرع کا لگاؤ نہو وہ بلا شبہہ ناجائز ہین خواہ اونمین مشابہت کفار کی ہو یا نہو اس قاعدہ کو یاد رکہیئے کہ آگے آپکی اعتقادیو مین بہت کام آئیگا۔

قال مثلاً ہنود جو بیاہ مین مور باندہتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنع باندہتے ہین

اقول ان جزئیات کا تعرض سنت مین ہماری نظر سے نہین گذرا پس اگر شارع کیطرف سے اسمین بہی نہی وارد ہوئی ہے تو مباح و جائز ورنہ ناجائز

قال اور جو وہ اپنے مُردون کے دن کرتے ہین یہہ بہی تیجا اور دسوان اور چالیسوان اور برسی مثل فرض و واجب کے کرنے لگے۔

اقول چونکہ ماحصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ اپنے موتے کے امور خیر اور صدقات سے اعانت کرو چونکہ ایام مذکورہ مین تلاوت قرآن مبین اور صدقہ و خیرات و اطعام غربا و مساکین کیا جاتا ہے اور ثواب اسکا روح میت کو بخشدیا جاتا ہے اور اصل شرع سے اوسکو لگاؤ ہے بدین وجہ خالی از رجحان شرعی نہین ہے مگر آپکے عقیدہ غیر سدیدہ مین اموات کو اعمال غیر سے کچہہ نفع نہین پہونچتا اسی بناپر آپنے اسکا تعرض کیا حالانکہ یہہ آپکا خیال خام اور منجملہ وساوس و اوہام ہے جسکی رد مین علمای فریقین کی کتب و رسائل مع ادلہ و دلائل موجود ہین افسوس کہ آپکے واسطے یہہ ثواب مفقود ہے بنا بر مثل مشہورہ فاتحہ نہ درود ہے

قال اور جو وہ بتونکے اوپر مٹہہ بناکر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بہی اپنی قبر و نیز گنبد بناکر ملیدہ پوری اور گٹہ اور چادر وغیرہ چڑہانے لگے اور جو اونکے مٹہونمین مہنت اور گسائین وغیرہ رہتے ہین انکے یہان بہی گنبد و نمین خادم اور مجاور اور پیرزادے مقرر ہوئے۔

اقول جملہ اہل اسلام تو اپنی قبروں پر گنبد نہین بناتے یہہ آپکا محض دعوی ہی ہان جو لوگ اہل سلوک اور ریاضت اور صاحبان کشف و معرفت امت آن حضرت سے ہین اور نفوس قدسیہ اونکی علائق دنیویہ سے پاک اور استغراق جلال سرمدی مین فانی اور خاک ہورہے ہین یہہ خاک بچشم صاحب ادراک بہتر از اکسیر ہے اور سے طلا بنتا ہے اسمین بفحوای کریمہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ولا کی تاثیر ہے ایسے اکابر کے قبور متبرکہ پر البتہ گنبد بناتے ہین خادم اور مجاور بٹہلاتے ہین اونکی فیضان روحانی کے واسطے سے دعائین اہل غرض کی جناب احدیت مین مستجاب ہوتی ہین خدا سے مرادین پاتے ہین غرض نکلنے کے بعد نذر و نیاز چڑہاتے ہین یہہ بہی بعد انتقال اون بزرگون کا تصرف اور فیض ہے کہ جس سے بعض بندگان خدا مانند خدام و مجاورین وغیرہ مستفید ہوتے ہین علاوہ اسکے گنبد بنانے اور خدام وغیرہ رکہنے سامان ظاہری سے ایک شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے کفار کے دلونمین رعب چہاتا ہے جنکی امت کے لوگ ایسے ہین وہ برگزیدہ پیغمبر کس عظمت و جلالت اور کسقدر خدا کے محبوب اور مقرب بندہ ہونگے اسمین تو سراپا اونکی تذلیل اور اونکی مذہب فاسد کے بطلان کی دلیل ہے آپ اپنی خوش فہمی سے اسکو اونکی بدعات کی مشابہت سمجہتے ہین ع برین عقل و دانش بباید گریست۔

قال اور جو وے گنگاجی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہین تو یہہ بہی نعرہ یاحسین اور دم مدار کہنے لگے۔

اقول اب آپکا وسوسہ شیطانیہ منجر بجنون ہونے لگا یزیدیون کی تیغ و سنان اور آپکے جراحات زبان نے اہل بیت کا خون ہونے لگا پس جسطرح حسین مظلوم نے یزیدیون کے مظالم پر صبر کیا اوسیطرح ہم بہی اس زمانہ کے یزید

کی بدزبانی پر صبر کرتے ہین یہہ کہان توفیق ہوئی ہوگی کہ کبھی بھولے سے مقاتل حسین جو مصنفات فریقین سے ہین ہاتھہ مین لیکر ایک نظر دیکھتے تو آنکھین کھلجاتین کہ مخدرات عصمت وطہارت بعد شہادت امام مظلوم اپنی بیکسی اور بے بسی اور کربت وغربت پر روتین اور رلاتین اور ہیہم وامحمداہ واعلیاہُ واحسناہُ واحسیناہُ فرماتی تہین پس جنکے گہر سے اسلام جاری ہوا شرع نے رواج پایا اونکی کلام پاک کو ہذیانات کفرہ سے تشبیہہ دینا شیطان کا کام ہے یا مسلمان کا تم آجتک ہوئے نہ اس سے آگاہ ÷ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

قال اور جیسے وہ ہر ہر کہتے ہین یہہ بہی علی علی مچانے لگے۔

اقول اب پورے سڑی ہوگئے اگر بیہودہ بکنے کی یہی صورت ہے تو چوبندی کہولنے کی ضرورت ہے اگر جنون سے افاقہ ہو اور اہلبیت نبوت خصوصًا نفس نفیس حضرت رسالت سے کچھہ علاقہ ہو تو حدیث شریف مین دیکھو کہ ذکر علی عبادت ہے اور سچے مسلمانونکو ہر عبادت کی عادت ہے پس علی کہنا ثواب سے خالی نہین مگر اونکے نزدیک جو مثل آپکے لاابالی نہین۔ دوسری حدیث مین آیا ہے آن حضرت صلعم نے انا و علیٌ من نور واحد فرمایا ہے پس بلحاظ ان خصوصیات کے علی کہنا ویسا ہے جیسے رسول اللہ یا محمد صلعم کہنا مگر آپ اس نام مقدس کے ذکر کو بہی ایسا ہی سمجھتے ہون گے گو مسلمانونکی خوف یا اپنی وہابیت چھپانیکو اسکا اظہار نہ کرین مگر یہہ ممکن نہین کہ کوئی یا رسول اللہ آپکے سامنے کہے اور آپ حجت وتکرار نہ کرین ارے بندۂ خدا مسلمان کہلاکر کیون طریق جہالت وضلالت پر اڑے ہو اور کیون حضرت رسول اور خاندان رسول کے پیچھے پڑے ہو ارے میان ابتو یزید بہی نہین جو تمہاری ان باتون سے

خوش ہوکر تمکو جائزہ و انعام دیگا کہ بلا سے دین بگڑا تہا تو دنیا ہی کچہہ بنتی ابتو بحکم
خسران دنیا و آخرت اور کچہہ حاصل نہین آیندہ چہچا تم جانو اور تمہارا کام واللہ عزیز
ذو انتقام۔

قال اور اگر اونکے یہان گیا اور متہرا اور کاشی جاتی ہین یہان بہی کمن پور وہیرانچ
واجمیر کو تیار ہوگئے اور جو وے وہان سے پرشاد لاتے ہین تو یہہ بہی ریگ اور صندل
لانے لگے اور جو وہ جگنناتہہ کا بہات دور دور لیجاتے ہین یہہ بہی کمن پور کے
چانول منزلون پہونچانے لگے اور جو وہ مہادیو اور ہر دیو کی جہنڈیان بناتے
ہین یہان بہی مدار سلار کے نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے اور جو اونکے
یہان ہر دیو وغیرہ کے چبوترے ہین یہان بہی امام کے نام کے سینکڑون چبوترے
بن گئے اور جو اونکے یہان سال بہر پیچہے دت کاند وہ ہوم دہام سے نکالنا
ضرور ہے تو یہان بہی برسوین دن تعزیہ بنانا واجب اور فرض ہوگیا اور جو
وہ لنکا بناتے ہین تو یہہ بہی اپنے یہان کربلا بنانے لگے اور جو اونکا ٹہاکر دوارہ ہے
تو انکا امام باڑہ ہے۔

اقول آپ سودے کا اسقدر زور ہوا کہ سواد و بیاض روز روشن و شب
دیجور ظلمت و نور مین کچہہ فرق نرہا خوب گہال میل کیا آیہ کریمہ خلطوا امرا صالحاً
واخر سیئاً کا مفہوم اچہی طرح ظاہر کردیا میان بگڑے بخاری آپکے خرافات کا
جواب پیر بخارا والے خوب دیتے وہ بخار نکالتے کہ آپکی دماغ کے ابخرہ سوداویہ
سب دور ہوجاتے بالکل ہوش مین آجاتے اور علماء کی یہہ شان نہین ہے
کہ آپکو طرف مقابل بنائین اور آپکے مہملات کا جواب لکہین لیکن بخیال حفظ
عقائد مسلمین کچہہ دفع دخل کرنا ضروری تہا بدینوجہ بقدر ضرورت کچہہ لکہنا
پڑا پہلے تو یہہ فرمائیے کہ اگر کوی قایل اہل ہنود یہی آپ پر یہہ طعن کرے کہ آپکا اسلام

برای نام ہے جیسی ہماری مذہب کی رسمین ہین ویسی رسمین آپنے بھی اپنی یہان
صورت و نام بدل کر مقرر کرلی ہین ہم شاستر پر چلتے ہین تمنے شرع نکالی ہم
بھونسری کرتے ہین تم نکاح ہم سنکھ بجاتے ہین تم اذان کہتے ہو ہم پوجا پاٹ
کرتے ہین تم نماز پڑہتے ہو ہم مالا جپتے ہین تم تسبیح پھیرتے ہو ہم ہر سال
تیرت کرتے ہین تم ہر سال حج کو جاتے ہو ہم تیرت مین سر منڈاتے ہین
تم حج مین حلق و تقصیر کرتے ہو ہم تیرت سے پرشاد لاتے ہین تم مکہ سے
آب زمزم کی کپیان خانہ کعبہ کا کپڑا مکہ کی کہجورین عقیق البحر کی تسبیحین لاتے
ہو ہم پکرما کرتے ہین تم صفا و مروہ مین سعی کرتے ہو ہم مندر کی گرد
پہرتے ہین تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو ہم بتون کی ڈنڈوت کرتے ہین
تم حجر اسود کو چومتے ہو ہم بتون پر بکرا چڑہاتے ہین تم منی مین قربانی
کرتے ہو ہمارے ملنگ مٹہون مین ایک ٹانگ سے کودتے چلتے ہین
تم ہرولہ کرتے ہو ہم ہر ہر پکارتے ہین تم لبیک اللہم لبیک کا غل مچاتے
ہو ہمارے بتخانے ہین آپکی مسجدین اب انصاف سے کہیئے اس فلتہ
لسانی قائل اور اوسکی تقریر لاطائل کا آپکے پاس کیا جواب ہے
ہمتو جانتے ہین کہ آپ سے کچہہ جواب دیتے نہ بنے گا وہ آپ ہی کی اولٹی تقریر سے
آپکے موںہہ مین پتہر دیگا پس کافرونکی ملامت سے تو مسلمانونکی راہ سلامت
بہتر ہے آپ بہی راہ راست پر آجایئے اور ضد و جہالت کو چہوڑ کر علمای محققین
کی تحقیق و تنقیح کا یقین لائیے کہ جو احکام تعبدیہ منجانب خدا شارع علیہ السلام پر نازل
ہوئی ہین یا جن امور مین رجحان شرعی یا کچہہ لگاؤ اصل شرع سے پایا جاتا ہے وہ سب ایسی
ہین کہ جنکا کرنا واجب یا سنت یا جائز و مباح ہے اور جو اصل شرع سے قطعًا خارج یا
بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی محض بطور مثل مشہور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہین وہ

قطعًا ناجائز و حرام ہین پس ہنود کے رسوم و عادات محض قسم ثانی اور آپکے شبہات بہی ویسے ہی پوچ و لایعنی ہین لیجیئے ہمنے ایک مختصر بات سے آپکا اور آپکے ہم خیالون ہنود کا دونون کا جواب دیدیا اب دونون قسمون مین خلط ملط نکیجیئے زیادہ شاخین نہ نکالیئے بلکہ قسم اول کے متعلقات کو قسم ثانی کے خرافات سے علیحدہ کر لیجیئے اور چہانٹ ڈالیئے پہر دیکہیئے کہ اس تفریق و تفصیل مین کتنی بڑی آسانی ہے دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہے۔

قال علی ہذا القیاس اور ہزارون رسمین کفار کی مقابلہ مین ان لوگون نے بہی مقرر کر لین اور خوش ہوئی کہ ہم انسے کم نہین ہین۔

اقول یہہ قیاس آپکا بطور اول من قاس قیاس مع الفارق ہی ہم تفریق کی صورت بتا چکے ہین اوسی قاعدہ سے ہر قسم کو الگ کر لیجیئے کفار سے مقابلہ نکیجیئے کہ وہ ایکمرتبہ آپکو بہکا چکے اور خوش ہوئی کہ ہم انسے کم نہین بلکہ بڑہے ہوئی اور ان پر چڑہے ہوئی ہین جو سچے دل سے حمایت اسلام کرتے ہین خدا اونکی تائید کرتا ہے اور جو طلب دنیا کیواسطے یہہ حیلہ اور وسیلہ کرتے ہین وہ ایسی ہی زک اوٹہاتے اور موہنہ کی کہاتے ہین۔

قال اور اسبار سب رسمین جہانمین نہین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک اپج نکالتا گیا اور دوون کی لیتا رہا۔

اقول یہہ آپنے بہت سچ کہا کہ جو آتا گیا وہ نئی ایک اپج نکالتا گیا اور دوونکی لیتا رہا چنانچہ پہلے آپکے بڑے پیر و مرشد خانہ خراب شیخ عبد الوہاب نے عقائد مسلمین مین خلل اندازی کی بنا ڈالی نجد سے یہہ اپج نکالی وہ نجد جسکی نسبت آنحضرت صلعم نے ھناک الزلازل والفتن فرمایا ہے اسکے بعد وبہا یطلع قرن الشیطان بہی آیا ہے پہر اس شیخ نجدی کی بعد اوسکے پوتے مردود خارجی نامسعود نے اور دوون کی لی کہ مکہ معظمہ اور طائف اور کربلای معلے مین قتل عام علماء و

صلے معززین اہل اسلام کے بعد خوب لوٹ مار کے بالآخر مجاہدین اسلام کے
ہاتھہ سے اپنے مقر اصلی کو پہونچا بقیۃ السیوف ایسے گم ہوے کہ مثل سعود مردود وہ
بہی نیست و نابود معلوم ہوتے تہے لیکن ایکمدت دراز کے بعد اب یہہ خبر ہوی کہ
اوسی سعود نامسعود کی روح کثیف آپکی قالب شریف مین جلوہ گر ہوی اب
ثالث بالخیر آپکا ظہور ہے مسلمانونکو بدعتی ٹہرائیے کافر بنائیے عقائد اہل اسلام کا
استہزا کیجیے جو چاہیے اوپج نکالیے ڈون کی لیجیے کہ آپکی زبان اوسی سعود بدبخت کا
طنبورا ہے۔

قال اور سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانین جتنے کام خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار
کے طریقہ اور مشابہت سے نہایت بعید ہین۔

اقول پہر آپنے کیون مسلمانی کی رعایت کی اور کفر و اسلام مین فقط مشابہت ہی
نہین بلکہ کہچڑی کردیا سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانونکے جتنے کام ہین وہ ایسے اصول
و قواعد پر مشتمل ہین کہ جنسے شرع کا لگاؤ نہین چہوٹتا اور اون اصول و قواعد سے
آپ بالکل ناواقف ہین بدینوجہ آپ دہوکے مین اگر کبہی مشابہت پکارتے ہین
کبہی کہچڑی بگہارتے ہین حضرت سلامت پہر ہم کہتے ہین کہ اس اپنی کہچڑی سے
چانول الگ کر لیجیے تب بلا ٹلے گی اور آپکی دال گہنی ہے ہرگز نہ گلے گی سبحان اللہ
یزید پلید کی حمایت اور امام شہید کی سعایت مین آپ ایسے ازخود رفتہ ہین کہ یہہ
بہی نہین سوجہتا کہ وہ کیسا مسلمان تہا جسنے فرزند رسول کو شہید کیا خاندان
رسالت کو تباہ و برباد کردیا جسکے اسلام پر غیر ملت اسلام کے منصف لوگ
بہی ہنستے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎ مین اک نصاری سے
یون از راہ نادانی ٭ پوچہا کہ مسلمان ہے یون بولا وہ نصرانی ٭ عیسے کے
نواسے کو گر عید کی قربانی ٭ کرتے تو ہمین ہہتا دعوائے مسلمانی ٭ پس

یزید کی مسلمانی تو ایسی نہین کہ کفار کے طریقہ کی مشابہت سے بعید ہو پس آپ اوسی کی مسلمانی پر اس طعن و تشنیع سے ہاتھہ صاف کرتے اور مسلمانونکو معاف کریے

قال اور عبادت خدا مین کفار کیطرح صورت اور شکل اور شرک و وہم اور لذات دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا ہے۔

اقول یہہ کیا مجذوب کی بڑ آپنے ہانکی خدا کی عبادت مین صورت و شکل لذت و وہم و شرک کو کیا دخل ہے اور کون کہتا ہے کہ خدا نماز و روزہ مین نظر آتا ہے یہہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اوسکی عبادت مین کوئی شریک نہین پھر مسلمانون کے مقابلہ مین اسکا ذکر ہی فضول ہے مگر خیر یہہ بہی ایک دخل در معقول ہے۔

قال بخلاف کفار کے کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت کے سامنے منت اور پوجا کرتے ہین۔

اقول جب کافر و مشرک ہین تو اوسے کیا بحث ہے صورت و مورت جسکے سامنے جو چاہین کرین اہل اسلام تو ایسا نہین کرتے ہمارا معبود تو واجب الوجود ہے جسکے واسطے نہ صورت نہ شکل ہے وہ اپنے مخلوقات کا صورتگر ہے جسکی صفت هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء ہے اسی سے اسلام و کفر کے طریقہ مین مباینت ظاہر ہوگئی مگر پھر آپ کہان میل کرین گے حالانکہ بموجب اصلی قاعدہ کچھہ اس سے فائدہ نہین لیکن اپنی عادت سے مجبور ہین۔

قال مسلمان جاہلون نے بہی اس بات کو دیکھہ اور پسند کر نفس اور شیطان کی مشورت سے ویسی باتین اپنے یہان بہی بلے و غدغہ خلاف شرع مقرر کرلین۔

اقول افسوس سہ گوسالہ ما پیر شد و گاؤ نہ شد ہمنے بہت سمجھایا مگر یہ

قواعد شریعت تعلیم کیے مگر برنگ اخفش کیطرح بجز سر ہلا دینے کے آپکو کچھ بھی
نہ آیا جن باتون کو خلاف شرع آپ کہتے ہین او میین بہت سی باتین بموجب
قواعد مقررہ علمائے دین و قانون شریعت حضرت ختم المرسلین صلعم
خلاف شرع نہین ہین فقط آپکی سمجھ کا پھیر ہے پھر دوسرے کی سنتے ہی
نہین اپنی ہی ضد پر اڑے ہو کیا اندھیر ہے ۔

قال سچ ہے قدیم سے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکھتا
ہے کہ بعینہ رسوم کفر اور خیانت کو اللہ و رسول کی منع کرنیا گے خوف
اور دہشت سے نہ کرین گے تو صورت بدل کر اوسی کام کو اور لباس مین
اونسے کرواتا ہے تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ۔

اقول واقعی شیاطین آپکی طرح بڑا ضدی ہے جسنے خداتعالی سے فبعزتک
لاغوینھم اجمعین کہا اپنی ہٹ اور ضد سے باز نرہا حضرت آدم سے
بغض اور زیادہ ہوا بنی آدم کے اغوی پر بدل آمادہ ہوا مگر جب آپکو دیکھا
کہ یہہ پڑا ہے جن فن و فریب مین میرے بھی اوستاد ہین ادنے حیلون
سے کام نہ چلیگا انکو انہین کے مذاق مین پھندا لگانا اور دو تین پخنیان
گرارمی دیکر اپنے راہ پر لانا چاہیئے چنانچہ حالت تشیع مین پہلے آپکے دل
مین وسوسہ ڈالا کہ اس مذہب مین تعزیہ داری ایک نئی ایجاد ہے پس بوجہ
بدعت یہہ مذہب پر از فساد ہے پس مذہب اہل بدعت سے مذہب
اہل سنت خوب ہے سنی ہونا چاہیئے کہ یہی پسندیدہ و مرغوب ہے پس
آپ مذہب اہل سنت مین آئے تو شیطان نے اس اوکھاڑ پچھاڑ سے اپنا مطلب
حاصل پاکر خوشی خوشی اور خیالات جمائے کہ اصل مین احکام کتاب خدا و سنت رسول
واجب التعمیل اور قابل قبول ہین یہہ ائمہ اربع مذہب اہل سنت کے بھی کیا خدا

کے بھیجے ہوئے رسول ہین جو ہم انکے فتاوی کی تعمیل بمقابلہ کتاب وسنت
انکی تقلید واجب جانین اور خدا ورسول کا کہنا نہ مانین اس سے بڑھکر اس مذہب مین
پیری مریدی اور پیر کی تعظیم وتوقیر مین زیادتی وافراط اور روش خلاف
احتیاط ہے کہ حد شرع سے گذر کر مرتکب انواع بدعات ہوتے ہین اوسپر
طرہ یہہ ہے کہ فرقہ شیعہ کیطرح اون بدعتون مین اقسام واجب وسنت
مباح مکروہ حرام نکالتے ہین بدعتی ہوکر اہل سنت کہلاتے ہین یہہ مذہب
ہی کچھ ٹھیک نہین بیشک مذہب اسلام وہ ہے جسمین بجز کتاب وسنت
دوسرے حکم کو نہ مانین تقلید کو حرام جانین محدثات مابعد انبیا صلعم عموماً
بدعت محرمہ سمجھو حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعی کچھہ نہ کہلائے غیر مقلد ہوکر
اپنے تئین خدا سے ملادے یعنے وہابی ہوجائے اور آمین بالجہر کے نعرون سے
خانہ خدا ہلادے یہہ پٹی توشیطان نے ایسی پڑھائی کہ آپ چٹ پٹ
ہوکر جھٹ پٹ وہابی ہوگئے کچھہ بن نہ آئی واہ رے شیطان جب اوسنے
دیکھا کہ اللہ ورسول کے خوف سے آپ ملت اسلام مین سیہ اولٹ پھیر
نہ کرین گے تو فریب کی راہ چلکر اور کئی صورتین بدلکر اوسی کام کو اور لباس
مین آپ سے کروایا اور بنا بر اخفا والتباس رنگ برنگ کا لباس آپکو
پہنایا تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ہر چند کئی لباس رنگین آپنے بدلے
آخر کو تبواہی کہلائے اب خواہ وہابی ہو خواہ ہر بابی ہم خوب میان ہر باکو
پہچانتے ہوئے ہین ست بہر رنگی کہ خواہی جامہ مے پوش + من انداز قدت را می شناسم
قال الغرض جب مسلمانونکو اس بلا مین گرفتار دیکھا تو بندہ خیر خواہ اولاد حسن قنوجی
نے کہ اللہ اوسکو حسن وحسین کے طریقہ اور محبت مین رکھے چاہا کہ اپنے ملنے والونکو
اور جسکو خدا توفیق دے برائی ان رسمونکی سمجھادیوے۔

اقول مسلمان خدا نکرے اس بلامین گرفتار ہون آپکو شیطان کے فریبون نے اس بلامین پہنسایا آپ سب مسلمانون کے لیئے مرتے ہین اپنا میٹنیہ دیکہتے ہی نہین اوروں کی پہٹکی پر نظر کرتے ہین اوسپر یہہ نرالی اوپچ نکالی کہ حسنین علیہما السلام کے طریقہ ومحبت کا جہوٹا دعوی کردیا کیون جناب کیا حضرات حسنین کا یہی طریقہ تہا کہ وہ ہر محدث پر ایک طرح ناک بہون چڑہاتے تہے اپنے جد امجد حضرت پیغمبر صلعم کے مزار منور کو معاذ اللہ صنم اکبر کہتے تہے اوسکی زیارت کو مجاتے تہے پناہ بخدا ہرگز یہہ اونکا طریقہ نتہا اور نہ آپکو اونسے کچہہ بہی محبت ہے کیا محبت کا یہی نشان ہے کہ محبوب کی مصیبت پر خوشی کرے سامان غم محبوب کو مٹائے محبوب کے دشمن سے بیزاری در کنار اوسکا دوست اور طرفدار بنجای جب ایسی باتون کی برائیان آپ خود نہین سمجہتے اورونکو کیا سمجہائیگا ہان اسلام مین مباح رسمونکی برائی جیسے شیطان نے آپکو سمجہادی ہے آپ اورون کو بتائیے گا خدا آپکو سمجہادے اور سب مسلمانون کو اس بلا سے بچادے۔

قال مگر دیکہا تو انکا عجب حال ہے کہ بے خون نکالے انکے انکے مزاج کے فساد کا پورا دور ہونا ممکن ہی نہین۔

اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ آپ محبان سلال عقیل اور خاندان رسول کے خون کے پیاسے ہین ہر حیلہ وبہانہ سے اونکا خون بہانا آپ پر فرض ہے پہر فساد مزاج کی تہمت نہ کیجیے اپنے فساد مزاج اور خون سوداوی کے اخراج کے لیے جلد فصد لیجیے

قال لیکن بعضے لوگ کہ دو چار مہینہ کے نصیحتونسے انکا اچہا ہونا معلوم ہوا تو ان لوگونکو سمجہانا شروع کیا

اقول لیجیے یہہ بچارے بہی آپکی طرح گئے گذرے یہہ وہی نصیحتین ہین جنکو معلم الملکوت نے آپکو سمجہایا ہے انہین نصیحتون کا ذکر قرآن مبین مین آیا ہے ناصح ثانی سنین کہ ناصح اول کی زبانی اتی لکما لمن الناصحین فرمایا ہے۔

قال پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی تو اسلیئے اسوقت مین کہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہا تاکہ ہر کوئی اسکو اپنی بولی مین سمجہ کر بے تکلف بوجہ لے اور سوجہہ پکڑے۔

اقول واقعی آپنے مسلمانونکی بہلائی مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا پہلے مدتون زبانی بہکایا کیئے پہر اپنے پیر بریلوی کی سنت پر چلے امام چوک کہدوانے اور تعزیہ پر ہاتہہ چلانیکا ڈہنگ ڈالا پہلے تو مسلمانون نے سمجہایا اور ٹالا پہر خوب آپکی خدمت کی اور دل کا بخار نکالا جب آپنے زبانی تقریر لایعنی کا کچہہ مزا چکہا تب اسکو چہوڑ کر یہہ رسالہ لکہا مگر اسکو بہی لوگ پوچ دلچر سمجہے اور بجز چند جولاہون اور دہنیون کے اور کوئی آپکی جال مین نہ پہنسا اب یہہ جال آپکے واسطے زیادہ جنجال ہوگا ہماری جواب سے اسکی غلطی کہلے گی آپکو رنج و ملال ہوگا کہ بہت دنون کے بعد ہمارے ہی بعض اقربا نے ہمسے انتقام لیا سنہ ۱۳۰۹ کا رد سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین تحریر کیا ہے کیونکر نہ دل جلیگا بہلا ایسے داغ سے ہ آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے۔

قال پہر دریافت کیا تو سب رسمون مین دو رسمون کا چہوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک منت پوجا اولیا وغیرہ کے دوسرے تعزیہ کا بنانا کیونکہ سب چہاتی پر گر پہاڑ بہی ہووے تو ٹل سکے ہ مشکل ہے جیمین پڑ وہ جی سے نکل سکے۔

اقول تعزیہ کا بنانا کیونکر چہوڑین کہ تعزیہ معین گریہ و بکا ہے اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا رولانا خاص سنت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے پس جو مسلمان اپنے پیغمبر کے پیرو ہین وہ اس مصیبت مین ضرور روئینگے رولائینگے جو چیز موجب زیادتی عزا اور معین گریہ و بکا ہو اور قواعد شریعت کے خلاف نہو مثل تعزیہ وغیرہ بنائینگے آپکے جی مین جو بدعت محترمہ بیٹہی ہے وہ کسی طرح

نہ نکل سکیگی اور نہ یہہ بدعت آپکی ہر جگہہ چل سکیگی ناحق اسکا خیال ہی پس شعر مذکور آپہی کے حسب حال ہی

قال اور منت و پوجا کی بیان مین رسالہ نصیحۃ المومنین لکہا پایا اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیہ کی صاف صاف بیان کی کیونکہ سمجہانا عوام کا منظور ہے۔

اقول رسالہ نصیحۃ المومنین تو آپنے لکہا پایا مگر اوسکا جواب فضیحۃ الشیاطین شاید آپکو نظر نہین آیا جواب الجواب سے عاجز ہوکر مصلحتاً چہپا یا خیر اب اپنا بہلا چاہتے ہو تو تعزیہ کی برائی سے باز آؤ ورنہ پیچہے کو آگی چلکر اپنے پیر کی تقریر سے موںہہ کی کہاؤگے لطف تو یہہ ہے کہ خود آپہی کے نزدیک برائی تعزیہ کی ثابت کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اوسکو خواص کے مقابلہ مین بیان نکر سکے عوام کے اغوا کرنے کا ارادہ کیا قدرت خدا سے اثنای کلام مین لفظ عوام کو زیادہ کیا لہذا ہمکو اپنے عوام کی حمایت اور رئیس الاعمام کی ہدایت کرنا ضرور اور آپکو سمجہانا منظور ہے۔

قال اور حکم ہے بات کرو ہر آدمی سے اوسکی عقل کے موافق۔

اقول یہہ حکم اوسکے نسبت ہے جسکو کچہہ بہی عقل ہو اور جسکو ذرا بہی عقل نہو جیسے آپ ہین اوس سے ہزار ہندی کی چندی کرو وہ نہ کچہہ سنتا ہی نہ سمجہتا ہے ؎ پیش ملا دان خواندن تنزیل ہیچ ٭ مردہ دل را صور اسرافیل ہیچ۔

قال اور یہی سبب ہے کہ نبی پر کتاب اوسکے قوم زبانمین اوتری پس مناسب ہی کہ اسکو حقیر نہ سمجہین اور اوسکے مطلب کو سوچین بوجہین۔

اقول یہی سبب ہے کہ حضرت پیغمبر پر جو کتاب اونکی قوم کی زبانمین نازل ہوئی بعضے ضدی جاہل اوسکو اساطیر الاولین کہتے تہے جیسے آپ اپنے کلام لایعنی کو بمنزلہ وحی ربانی اور دوسرے کی نصیحت کو قصہ و کہانی سمجہتے ہین اب ہی جو ہم عرض کرتے ہین اوسکو حقیر نہ سمجہیں اور اسکے مطلب کو سوچیں بوجہین

قال اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکہا۔

اقول یہہ بہی اولٹی سمجہہ کا اولٹا نام سبحان اللہ جسمین جمہور اہل اسلام سے مخالفت بغایت ہے اوسکا نام ہدایت ہے یہہ فقط سمجہہ کا پہیر ہے اور عقل کا

قصور ست بر عکس نہند نام زنگی کافور۔

قال اور مطلب اسکے ایک مقدمہ اور تین فصلونمین بیان کیئے۔

اقول مقدمہ خبط فصلین بے ربط مطلب وہی تعزیہ کی برائی جو دلمین آی سوائی۔

قال اول مقدمہ مین بدعتونکی ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہوچکا۔

اقول چونکہ آپ معنی بدعت اور اوسکے اقسام نہ سمجھے تھے ایک ہی ہانک بدعت محرمہ کی یاد رکھی تہی لہذا ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین معنی بدعت اور اقسام بدعت بتفصیل و تفریق بیان کردیئے جس سے آپکا مقدمہ بالکل خراب بلکہ نقش برآب ہوگیا۔

قال اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی و شرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کے سوال کا جواب ہے تیسری فصل مین آیہ و حدیث کی رو سے تعزیہ کی برائی کا بیان ہے۔

اقول یہہ فصول ثلثہ کے اعتراض مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض ہین کوئی دعوی آپکا صادق نہین کوئی دلیل اس دعوی بے بنیاد کی مطابق نہین چنانچہ انشاء اللہ ہر فصل کے جواب سے ظاہر ہو جائیگا آپکا کذب و افترا آپکے آگے آئیگا

قال فصل پہلی اب ای مسلمانون خدا کے واسطے دل سے سُنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خدا کے بندے ہو پیغمبر کی امت ہو بہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے یا پیغمبر نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام حسین شہید ہون تب اونکا ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ۔

اقول اب اے مسلمانون خدا کیواسطے اس بگڑے مسلمان کی تم کچھہ نہ سُنو یہہ دین مین خود مختار ہے جو اسکے جیمین آتا ہے سو کرتا ہے نہ اپنے تئین خدا کا بندہ سمجھتا ہے نہ پیغمبر کی امت نہ شعائر خدا کی تعظیم لازم جانتا ہے نہ پیغمبر کے

حکم کو مانتا ہے بس اسپر خوش ہین کہ خدا اور رسول نے خاص تعزیہ بنانیکا کہان حکم
دیا ہے میان بڑی قابل ہہلا ہم تسے پوچھتے ہین کہ خدا نے کہان کہا ہے کہ تم
صبح کی دو رکعت ظہر و عصر و عشا کی چار چار رکعت مغرب کی تین رکعت
فرض پڑہا کرو پہر کیون پڑہتے ہو رسول صلعم نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام
حسین جب شہید ہون تو تم میرے رونے اور رنج و غم کرنے کا خیال نکرو
بلکہ مثل روز عید خوشی کرو اچہی کپڑے پہنو خرم و شاد فتح یزید کی مبارکباد دو
کچھہ رنج و ملال نکرو پہر کیون یہہ بدعتین کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ قابل تو نہین
جاہل ہو نہین جانتے کہ بہت سی باتین خدا اور رسول نے نہین کہین لیکن انکا کرنا
شرعًا درست ہے کہ شعائر خدا مین داخل اور اباحت شرعی انکو شامل ہے لہذا
ہم پہلے خدا اور رسول کے زمانے سے تعزیہ بنانے کی حقیقت آپکو سمجہاتے ہین پہر
آپکے پیر کی ایک تقریر بے نظیر ایسی سُناتے ہین کہ آپکے موہنہ مین پتہر دیدے
اور اگر صاحب غیرت ہین تو حیرت مین آکر کہو جائین بلکہ صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ کے مصداق
ہو جائین اب سُنئیے خدا فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانہا من تقوی القلوب
اس سے ظاہر ہے کہ جو چیز علامت عبادت الٰہی ہو اوسکی تعظیم و تکریم واجب
ہے سنگ و خشت حیوان و غیر حیوان قرطاس و بانس وغیرہ کا اسمین لحاظ نہین
کیا جاتا بلکہ اصل انتساب لیا جاتا ہے اسیواسطے دوسری جگہہ فرماتا ہے
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ امام رازی اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ
شعائر اللہ نام ہے نشانی طاعت خدا کا اور جو چیز کہ واسطے طاعت الٰہی کے بنائی
جاوے وہ شعائر خدا سے ہے اس تقریر سے بہی تخصیص شے من دون شے
اور تعمیم مقصود ہے دیکہئیے تیسری جگہہ قرآن مین موجود ہے والبدن جعلنا لکم من
شعائر اللّٰہ اور چونکہ بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

نا دمین ڈہول بنا اوڑا ئین۔

قال آخر کہوگے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا۔

اقول اگر یہی کہتے تو بہی کچہہ مضائقہ نہتا کہ اوسکا جواز عموم شرع سے مستفاد ہوتا ہے کما مر اڑا لیکن جب تعزیہ وغیرہ کا منتسبات اور شعائر امام سے ہونا اور شعائر امام کے مثل شعائر خدا تعظیم کرنا ہم خدا ورسول کے کلام سے بخوبی ثابت کر چکے تو کبہی نہ کہین گے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا بلکہ آپکے پیر کا ارشاد اوراوسپر مستزاد رہا۔

قال پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

اقول یہہ توآپ اپنی بیتی کہہ رہے ہین جب ہمنے آپکو صحیح معنی بدعت محرمہ کے بتلادیئے اور دیگر اقسام بدعت حسنہ حسب تصریح جمہور علمای اسلام سمجہادی مزید برآن آخر مین آپکے پیر کی تقریر سے جملہ لوازم تعزیہ داری کا بنانا اور اونکی تعظیم وتکریم کرنا ثابت کردیا پہر کیون کہسیلانے ہوکر باتین بناتے اور جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

قال اور ہمسے پوچہتے ہو تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے۔

اقول جب کتاب وسنت وادلہ شرعیہ سے تعزیہ وغیرہ بنانے کی اباحت باتفاق اہل اسلام بلا کلام ثابت ہوئی اور تم اوسکا اپنی ضد اور ممانعت پر اکڑی اور وہی ہریل کی لکڑی پکڑے جاتے ہو پہر تمسے کیون نہ پوچہین کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے اچہا آپ کتاب خدا وسنت رسول کو جانے دیجیے اپنے شیخ ہی کی کتاب لیجیے کتاب خدا چاہے نہو مگر یہہ کتاب تو ضرور آپکے پاس ہوگی اسی مین دیکہیے کہ تعزیہ علم تخت دلدل وغیرہ بنانے کی اباحت نکلتی ہے یا قباحت اگر ابہی تک یہہ عبارت نہین دیکہی ہے تو شاید دیکہہ اکر

جو اس سنبھال کر صراط مستقیم پر آجایئے اور اگر دیکھکر اور سُنکر یہہ ہٹ دہرمی
ہے تو فضول زق زق بق بق نہ کیجیے سر نہ کہایئے۔

قال اولٹے چور کوتوالی ڈانڈے۔

اقول آپ تو نہ مسلمانون کا کہنا سُنتے ہین نہ وہابیون کا ازین سو راندہ و
ازان سو درماندہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ ادہر مانڈے

قال یہہ ویسی ہی بات ہے کہ کوی شخص اپنے فلانے مین اونگلی کرے اور پوچھے
کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکھی ہے۔

اقول خدا جانتا ہے کہ ہمنے بازاری شہدون سے بہی یہہ پہکڑ اور بے تہذیبی کی
گفتگو آجتک کبہی نہین سُنی اب صاحبان تہذیب ہماری اوس کلام کی قدر کرین
گے جو ہمنے قبل اسکے کہا ہے کہ انکا جواب کچھہ پیر بچارا ہی والے خوب دیتے
خصوصًا اس فحش بکنے پر تو خدا جانے کسقدر را ونگلیون پر نچاتے اور چہاتے
مگر خیر گذری کہ اونسے سابقہ نہین پڑا غنیمت ہے۔

قال تم تو تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اوسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو
یہہ تمکو بتانا چاہیے کہ کس کتاب مین تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین یا حدیث
مین فرض واجب سنت مستحب کسمین ہے۔

اقول بیشک ہم تعزیہ کا بنانا قرآن وحدیث واجماع اہل اسلام بلکہ خود آپکے پیر
کے کلام سے جائز ومباح ہے مگر آپ نہ سمجھین یا سمجھہ بوجھکر ہٹ دہرمی کرین تو
یہہ آپکا قصور ہے سمجھانیوالا بے مجبور ہے۔

قال کہ جسپر ایسی چھاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو۔

اقول اللہ اکبر یہہ بظاہر تعزیہ دارون پر اور بباطن خاندان نبوت کے
بزرگوارون پر طعن ہو رہی ہے ذکر مصیبت وحزن اہل بیت مین بعض کلمات

دلخراش مثل لاطمات الخدود وناشرات الشعود آئے ہین اونہین دیکہکر یہہ رنگ لائے ہین کچہہ سوجتا ہے یہہ کس بزرگوار کا غم ہے جس غم مین خاص مخدرات عصمت ہی کا یہہ حال نہین بلکہ سردار اہلبیت حضرت رسول خدا صلعم کو اس سے بڑہکر بعد انتقال صدمہ و ملال ہوا کہ بنا بر خواب ابن عباس روز شہادت امام مظلوم دوپہر کو آنحضرت صلعم کو بال بکہرے گرد آلود شیشہ خون حسین ہاتہہ مین لیئے ہوے اور حضرت سلمہ رض نے آپکو سر مطہر اور ریش مبارک پر خاک ڈالے ہوے اور حال پریشان کیئے ہوئے دیکہا پس اگر ہم بہی بتاسی حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر اس غم مین روئین رلائین تعزیہ بنائین چہاتی کوٹین سر پیٹین تو ہماری کمال ولا اور ارادت اور نہایت پیروی و سعادت ہے اگر امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر غم کرنا آپ پر شاق اور احیائے سنت یزید کا اشتیاق ہے تو آپ ہی تقلید یزید پلید کیجئے امام مظلوم کیطرح اونکے عزادارونکو شہید کیجئے واللہ آپ ایسا ہی کرتے مگر خدا آپ ایسے لوگون کو ناخن نہین دیتا بلکہ پہلے سے خبر لے لیتا ہے۔

قال ذرا غصہ کو تہام کر اور ضد کو چہوڑ کر تعزیہ کی برائی پوچہو کیطرح کی برائی ہے کیا

اقول حضرت سلامت مظلوم کے عزادارون مین غصہ کہان ضد کیسی یہہ دونون عادتین خاص آپ ہی کی ہین آپ ہی کو مبارک رہین ہمکو اگر غصہ ہوتا تو حضرت امام اور جناب امیر المومنین کا نام جس بے ادبی سے قبل اسکے آپنے لے لیا اور جس بیہودہ عنوان سے ان اسماء متبرکہ کا ذکر کیا تو ہم سن سکتے واللہ جسطرح حضرات اہلبیت بازار شام اور اوس چہلش اور ازدحام مین یزیدیون کی زبان سے سر مقدس حسین مظلوم کی نسبت کلمہ سخت هذا راس خارجی خرج علی الامیر سنتے تہے اور صبر و تحمل کرتے تہے ویسا ہی ہمنے بہی صبر و تحمل کیا جب حسین مظلوم کے

نام سے مانند یزید یون کے آپکو یہہ عداوت ہے تو تعزیہ کی برائیان نکالنا کتنی بڑی
بات ہے بلکہ اسمین یہہ گہات ہے کہ چونکہ تعزیہ امام کے نام کا ہے اور اسکے ذریعہ
سے خاص و عام حضرت امام کا نام لیتے ہین لہذا اسمین خیالی برائیان اپنے ذہن سے
نکالکر موقوف کرانا چاہیئے کہ پہر کوئی امام کی مصیبتون کا ذکر نکرے امام کا نام نہ لے
آپکے یزید پلید کو ایسے سخت ظلمون کا الزام ندے سو یہہ تجربہ ہے اسکی امید نرکہیے
اوس حکومت چندروزہ پر یزید نے جو ظلم شدید کیئے وہ گذر گئے اوسکا سخت
مواخذہ اپنے ساتہہ لے گیا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اور حضرت امام نے جو
مصیبتون پر صبر کیا اپنے تئین مع فرزندان و انصار راہ خدا مین وقف کر دیا
اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجتک مثل دیگر شعائر اسلام عزای امام علیہ السلام دنیا مین
جاری ہے اور ہمیشہ یہہ عزاداری اسیطرح جاری رہیگی ؎ آپکا وہ قدح نہ ساقی
ہے ÷ پر یہہ غم تا بحشر باقی ہے۔

قال اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے۔

اقول پہلے ہی بسم اللہ غلط دعوی تو اس زور و شور کا کہ تعزیہ بنانا شرع کے
خلاف ہے اور دلیل کچہہ بہی نہین مطلع صاف ہے ارے صاحب بتلائیے تو کیون
شرع کے خلاف ہے اگر محدثات مابعد النبی کے ہونے سے آپ اسکو بدعت محرمہ
سمجہتے ہین تو یہہ آپکی سمجہہ کا قصور ہے کہ جملہ محدثات ہرگز بدعت ضالہ نہین ہین ہمنے اپنے
رسالہ کے مقدمہ مین اسکی تفریق کر دی ہے پہر بغور اوسکا ملاحظہ فرمانا ضروری ہے تصویر ذیروح
بنانا البتہ شرع کے خلاف ہے وہ بہی اگر سر بریدہ ہو تو معاف ہے چنانچہ اسکی توضیح آگے آئیگی
اور تعزیہ شریف اول تو تصویر ذیروح نہین دوسرے بسبب اعانت گریہ و بکا رجحان
شرعی اوسکے بنانے مین پایا جاتا ہے اور علمای کرام ہر فرقہ کے سبہی اوسکو واجب الاحترام
اور منجملہ شعائر اسلام جانتے ہین پہر بمقابلہ علمای اسلام آپکی ضد اور ہٹ دہرمی ہرگز پیش نجائیگی

قال یہہ کہین نہین آیا ہے کہ غم اور مصیبت کیواسطے کوئی چیز بنانی چاہیے کسیکی نام کی ہو پیر ہون یا پیغمبر امام ہون یا شہید ۔

اقول اب تو آپنے کلمہ بجگہ حکام وقت کا ایسا حکم ماشاءاللہ جاری کر دیا بتقاضائی عصبیت جاہلیت سلسلہ اسلام اور رشتہ حیا و حمیت کو بالکل توڑا اور پیر شہید کیسے پیغمبر تک کو بہی نہ چہوڑا ایسے از خود رفتہ ہو جائیے ذرا ہوش مین آئیے بسا امور ایسے ہین کہ غم اور مصیبت اور نیز اظہار شوکت و عظمت کیواسطے اونکا بنانا شرعاً جائز بلکہ بعض وجوہ و مصالح سے بمنزلہ واجب کے ہے کہ وہ منجملہ شعائر صاحب مصیبت اور مشعر بکمال تعظیم و تکریم صاحب مصیبت ہے مثلاً اگر قبر مطہر حضرت پیغمبر پر قبہ و روضہ وغیرہ نہ بنائے اور اوسکا تزک و احتشام اور تعظیم و احترام جیسے کہ ہوتی آئی ہے حامیان اسلام نفرمائے تو اس تیرہ سو برس کی مدت مین قبر شریف کا نشان بہی باقی نرہتا مسلمان زیارت سے محروم رہتے اور چند روز کے بعد یہہ کوئی بہی نکہتا کہ یہہ مقام مزار آنحضرت ہے بلکہ اس زمانہ کے کفار نبوت ہی سے انکار کر جاتے اور کہتے کہ وہ کیسے نبی تہے جنکے اور آثار اور اخبار ایکطرف اہل اسلام اونکی قبر تک کا بہی پتہ و نشان نہین بتاتے اور یہی آپکا اصل مطلب ہے کہ اہل اسلام آپکے دہوکے مین آکر جو امور کہ موجب رونق اسلام ہین اونکو سہو بلکہ آثار رسالت بالکل محو کر دین استغفر اللہ یہہ کہان ہو سکتا ہے مسلمانون نے تو آثار نبوت آنحضرت ظاہر کرتے اور اسلام کی شان و شوکت بڑہانے کی غرض سے اصل مزار شریف کا کیا ذکر ہے بالقلین اور نقشے مزار سید کونین اور قبور حضرات شیخین جتنے کہ آنحضرت صلعم کے نعلین کی بنائے اور ہر سال بناتے ہین اور خواص علما اوسمین تاثیرات عجیبہ اور غریبہ مشاہدہ فرماتے ہین اور ان سب چیزون کی تعظیم و توقیر کرتے ہین ایک آپ ہین کہ ان منتسبات واجب التعظیم کے بنانے کی جگہہ انکے مٹانے پر مرتے ہین پس جسطرح ان اشیا کا انتساب آنحضرات کی طرف ہے ویسیطرح

تعزیہ وغیرہ کا انتساب امام حسین کیطرف ہے پس باعتبار انتساب جو بزرگی ان چیزون مین ہے وہی بزرگی تعزیہ شریف مین بھی ہے بلکہ نعلین ایک چمڑیکی یا لیف خرما وغیرہ کے ٹکڑے تھے جنمین پاے مبارک کی برکت اور فیض سے خدانے یہہ بزرگی عطا فرمای اور امام حسین تو حضرت پیغمبر کے دل وجگر کے ٹکڑے تھے جنکے حقمین حسین منی وانا من حسین فرمایا ہے پہر وہ کون مسلمان ہے جو امام کے منتسبات یعنی تعزیہ و ضریح وتابوت وعلم وغیرہ کی تعظیم وتوقیر نہ کریگا اور ہر سال یہہ چیزین نہ بنائیگا اور نہ رو ئیگا

قال بدعت وبت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچھہ اصل نہو اوسکو اپنی طرف سے بناچنا کے تعظیم کرین اور ثواب ٹہرائین

اقول بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے مونہہ سے کہتے جاتے ہو کہ بدعت اوسکا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچھہ اصل نہو اور ہم مقدمہ جواب مین بخوبی سمجہا آئے علاوہ اسکے متواتر بتلا آئے ہین کہ تعزیہ شریف کی دین مین اصل ہے یہہ شعائر و منتسبات امام مین سے ہے اسکی تعظیم لازم ہے قطع نظر اسکے نہی شرعی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تعزیہ شریف تصویر ذیروح نہین غیر ذیروح کی تصویر بنانا باتفاق علماے اسلام شرعًا مباح ہے پہر کیون تعزیہ کا بنانا بدعت کہی جاتی ہو۔ بلکہ اور اوسپر طرۃ یہہ ہے کہ معاذ اللہ بت پرستی بتلاتے ہو ہمکو تو آپہی کے کلام سے تعجب تہا لیکن آپکے ہم مشرب خورم علی بلہوری کا کلام دیکہکر اور بہی حیرت ہوگئی کہ تحفۃ الاخیار مین پہلے تو معنے بدعت کے بیان کرنے مین آپ ہی سی تزکیہ تصریح کی پہر اوس سے زیادہ آپنے خلل دماغ کی توضیح کی بدعت کے معنی یہہ کہی یعنے جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھہ اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اوسی کا نام بدعت ہے انتہی اب اس سے ظاہر ہوگیا کہ تعزیہ شریف اور گنبد روضات مقدسہ وغیرہ بنانا انکی شرع مین کہلی اصل اور اکابر کے متعارف

گچ اور روشنی وغیرہ کرنا انکی چھپی اصل ہے پس انکو بدعت مماثلہ سے بمفاد معنی مذکور مستثنی کرنا چاہیے تھا برخلاف اسکے بعد بیان معنی بدعت یہہ بڑہا نکی ہی مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبر پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جہنڈے نشان کہڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین انتہی بہلا اس مالیخولیا کا کچھہ ٹہکانا ہے الہی توبہ یہہ زبان کیا ہے کسی ڈفالی کا ہوٹار بانہ ہی آفرین بر نمایش اول انسے تو پہر ہمارے چچا ہی غنیمت نکلے اب ہم پہر خالق باری سناتے ہین انکو اور رشتے کے چچا دونون کو سمجہاتے ہین کہ صاحبو جب تصویر غیر ذیروح کے بنانے کی شرع مین اجازت عام ہے پہر کیون نہین آپ مانتے اور تعزیہ کا بنانا بدعت محرمہ جانتے ہین بالفرض اگر بدعت محرمہ شریف نہوتا بلکہ نقل نقش مبارک امام مظلوم ہوتا تو بہی حسب فتوای بعض علمای کرام اوسکا بنانا کچھہ مضائقہ نہ تہا چنانچہ صاحب مالا بد منہ جو اکابر علمای اہل سنت اور قاضی شریعت ہین کتاب مذکور مین فرماتے ہین و مکروہ است پوشیدن پارچہ کہ در آن تصویر آدمی یا جانور باشد یا آنکہ تصویر بالای سر یا در مقابلہ رو یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت ومانند آن مضائقہ ندارد و ہمچنین تصویر سر بریدہ انتہی پس تعزیہ شریف اور ضریح مقدس کا بت کہنا ایسا ہی جیسے کوئی دشمن اسلام حجر الاسود کو معاذ اللہ بت کہے لہذا جسکو اپنا حفظ اسلام منظور ہو وہ ایسی بیہودہ باتین کرنے سے چپ رہے اب رہے اور امور مذکورہ اگرچہ اکثر ان مین سے زمان سلف مین داخل بدعت تہے لیکن بعد اسکے بحسب اختلاف ازمنہ واوقات و مصالحہ وعادات مستحسنات بلکہ مستحبات مین داخل ہوگئے چنانچہ محدث دہلوی کتاب سفر السعادات مین فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ در نہی ازین امور یعنے بنا کردن بر قبر و یا چیزے بر آن نشستن و چراغ بر گور افروختن وارد شدہ

واصل سنت در زمان نبوت وخلفای راشدین وصحابہ ہمین بود ولیکن بعد ازان این تکلفات در مقابر پیدا شدہ ومفاخرت ومباہات بران باضافت وآخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر وترویج مشاہد ومقابر مشائخ وعظما دیدہ چیزہا افزودند تا ازانجا ابہت وشوکت اہل اسلام وارباب صلاح پدید آید خصوصًا در دیار ہندوستان کہ اعدای دین از کفار وہنود بسیار اند وترویج واعلائے این مقامات باعث رعب وانقیاد ایشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بود در آخر زمان از مستحبات ومستحسنات گشتند انتہی ما افاد پس ہرگاہ حسب افادہ حضرت محدث بسا اعمال وافعال مکروہہ بنا بر مصالح مذکورہ آخر زمان مین منجملہ مستحبات ومحسنات ہوگئے اسیطرح تعزیہ کو بہی سمجہنا چاہیئے ہرچند اصل سنت سے اوسکے بنانے کی اباحت ہے نہ کراہت لیکن آپ مثل انہین اعمال مکروہہ کے اسے آخر زمانہ مین موجب ابہت وشوکت اسلام سمجہکر اوسکو مستحبات ہی مین شمار کیجیے بدعت محرمہ تو نہ کہیئے بلکہ اور حد سے نہ گذر جائیے پناہ بخدا بت پرستی تو نہ ٹہرائیے۔

قال دوسری برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا عقل صحیح مین بہی عیب رکہتا ہے۔

اقول کیا خوب یک نہ شد دو شد یہہ تو عین فساد عقل کی دلیل ہے کہ آدمی اپنی عقل کو دنیا بہر کی عقل سے صحیح سمجہے اور ایسی ٹیڑہی عقل کے حکم سے تعزیہ بنانیکو رجمًا بالغیب عیب جانے اور بعد اسکے عیب بہی اپنی سمجہ ای سے ایسا بیان کرے کہ جسمین موہنہ کی کہائے اور ہر شخص کو اوسکے فساد عقل بلکہ مجنون ہونے کا یقین ہو جائے۔

قال کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ جاری ہیں محض حماقت ہے

اقول حضرت یہہ وہی قول بیہودہ دل ہے جسکے بدولت آپ مونہہ کی کہائیگا
اور پہر یقمہ پاکر بہت پچہتا ئینگا اب سنئیے کہ ہر چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ
وہی باتین کرنی جو اصل کے چاہیئے عموماً حماقت نہین ہی بلکہ کسی جاندار دنیا کی
نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے البتہ حماقت
ہی جسمین افسوس کہ آگے چلکر آپ ہی مبتلا ہو گئے اب ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا
تہی اور کیا ہو گئی باقی بعضی چیزین ایسی ہین کہ جنکی نقل بنانا اور اونکی ساتہہ
وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے عقلاً بہت چست اور خدا و رسول
کے حکم سے صحیح و درست ہین دیکہو حقتعالے پارہ ۲۳ مین حضرت ایوب سے خطاب
کرکے حکایتاً فرماتا ہے وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث یعنے لے تو
اپنے ہاتہہ مین ایک دستہ گہاس خشک کی ہوئی یا باریک تیلیون کا (موافق
عدد سو لکڑیون کے) پس مار تو اپنی زوجہ کو اوس دستہ سے (ایکبار) اور مت
جہوٹی کر قسم اپنی انتہی اسکا قصہ ابن عباسؓ سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہہ
ہے کہ حضرت ایوب کے قسم کہانیکا سبب یہہ تہا کہ اونکی زوجہ اولیای بنت یعقوب
ایکروز شیطان رجیم نے بشکل و وضع حکیم اپنے تیئن دیکہایا اونہون نے ایوب
کے واسطے دوا مانگی شیطان نے کہا مین اس شرط سے دوا دونگا کہ جب وہ اچہے ہو
جائین تو کہین کہ مین نے اونکو شفا دی نہ میرے غیر نے زوجہ ایوب نے اس باتکو
قبول کرکے ایوب سے کہا حضرت ایوب غضبناک ہوئے اور قسم کہائی کہ سو لکڑیان
اپنی زوجہ کو مارین انتہی پس چونکہ وہ بقصور تہین طبیب کے دہوکے سے شیطانکو
نہین پہچانا تہا بدینوجہ خدائے تعالے نے حضرت ایوب کو یہہ ترکیب بتلائی
کہ تم بجائے سو لکڑیون کے سو تنکے کا دستہ بناکر ایکبارگی مار دو تمہاری قسم سچی ہوجائیگی
اب دیکہیئے سو لکڑیون کی نقل سو تنکے کا دستہ بنایا گیا اور اوسکی وہی بات نیگئی

جو اصل کے ساتھہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح سو لکڑیون کے مارنے سے ایوب کی قسم سچی ہوجاتی ویسی ہی اس دستہ گیاہ کے ایکمرتبہ بدن پر لگا دینے سے اونکی قسم سچی ہوگئی اور وہ حانث نہوے اسی طرح حدیث مین آیا ہے آن حضرت صلعم نے نقل قبر والدین بلکہ قبر کے خط اور نشان کی تقبیل و تعظیم کا حکم فرمایا ہے چنانچہ یہہ روایت پر مشہور اور کتاب فقہہ احمدی مین اسطرح مذکور ہے مسئلہ مان باپ کے قدم چومنا مباح ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالتمآب صلعم کے پاس آکے عرض کی یا رسول اللہ مین نے قسم کہای تہی کہ آستانہ جنت اور حور العین کے رخساروں پر بوسہ دونگا آپنے فرمایا کہ باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دے اوسنے پوچہا کہ اگر ماں باپ نہون حضرت نے فرمایا اونکی قبر چوم اوسنے کہا کہ اگر اونکی قبر نہ معلوم ہو ارشاد فرمایا کہ دو خط کہینچکر ایک کو باپ کی قبر اور دوسرے کو مان کی قبر قرار دیکر بوسہ دے تاکہ حانث نہو کذا فی جامع المتفرقات انتہی اللہ اکبر آستانہ جنت اور حور العین کے رخسارون کا حکم باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر آیا پہر اونکی قبرون تک پہر قبرون سے اون قبرون کے خطوط و نشانات تک پہونچ گیا باوجود اس نقل در نقل کے ان چیزون کے ساتھہ وہی بات کی گئی جو اصل کے ساتھہ چاہئے تہی یعنے جسطرح آستانہ جنت اور حور العین کے رخسارون پر بوسہ دینے سے اوسکی قسم سچی ہوتی ویسے ہی باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکے قبرون پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکی قبرون کے خطوط پر بوسہ دینے سے بموجب ہدایت و ارشاد آن حضرت صلعم اوسکی قسم سچی ہوی اب آپکی آنکہین کہلین اور سمجہہ مین آیا کہ بعض چیزون کی نقل بنانا اور اونکے ساتھہ وہی باتین کرنی جو

اصل کے ساتھہ چاہیئے حسب ارشاد خدا و رسول عین حکم شریعت اور تحسنات اور منہیات سبکو ایک ہے لکڑی سے ہانک دینا جیسے آپ ہر امر نیک و بد پر اپنی ضد اور ہٹ کا ایک بڑا بہاری لٹہہ گہماتے ہین محض عقل کی تباہی اور حماقت ہی پس ان زیادہ بکبک کیجیئے اس حماقت کی خبر لیجئے ہوشمین آئیے عقل درست کیجئے سمجھ جائیے کہ جسطرح عظمت وجلالت مین آستانہ جنت اور حور العین کی جگہہ والدین اور والدین کی جگہہ اونکی قبرین اور قبر ونکی جگہہ اونکی خطوط قائم مقام ہین اسیطرح تعزیہ شریف کو بہی خیال کرنا چاہیئے کہ یہہ نقل روضہ امام مثل روضہ امام و دیگر شعائر اسلام واجب التعظیم ولائق احترام ہے اور اسکے ساتھہ بہی وہی باتین کرنی چاہیئین جو اصل روضہ کے ساتھہ کیجاتی ہین۔

قال مثلاً گہوڑے کی تصویر بنا دی اور اوسکے آگے دانہ گہانس ڈالے اور کہریرہ کرے تو لوگ اوسکو سڑی بتلاوین گے۔

اقول اسی تصور باطل اور خیال فاسد سے تو آپنے دہوکا کہایا جاندار کا قیاس غیر جاندار پر جمایا نہ سمجھے کہ ذیروح کی نقل اول تو بنانا ہی منع ہے دوسرے اگر بنا دی بہی تو دلوح روح اوسمین نہین کر سکتا کہ نقل مطابق اصل کے ہو اور جو باتین اصل کے ساتھہ کیجاتی ہین وہی اسکے ساتھہ بہی کیجاوین پس بیکار آپنے اسپ سماحت کو میدان وقاحت مین جولان کیا یہان نقل بازی سے بدین غرض اطفال کی بازی کو یاد دلایا ہے تاکہ مشہور ہون ہزارون مین یہہ بہی ہین پانچوین سوارونمین۔ پس جو غازی مرد ایسے بات بیتکی ہین گے بے ڈہنگی مثال لاوین گے بے شبہہ عاقل لوگ اونکو اگر گہوڑیکی ضد نہین تو سڑی بتلاوین گے۔

قال اسیطرح وہ لوگ بہی سڑی ہین کہ حضرت امام کی قبر کی نقل بنا کر فاتحہ و درود اوسپر پڑہتے ہین

اقول ہم سڑی کے کہنے کا برا نہین مانتے مگر اتنا جانتے ہین کہ خیالی گہوڑی نے آپکو سیدہی راہ سے ہٹا اولٹی راہ پر لگا دیا کہ چکر کہانے لگے اور ہر چیز کی نقل کو گہوڑی کی نقل پر تبانے لگے ہم اوپر تبا آے ہین کہ بعضی چیزونکی نقل کے ساتھہ معاملہ اصل کرنا بموجب حکم خدا و رسول خدا ہے توبہ کیجئے کہ اسکو حماقت کہنا نقل بنانیوالونکو سڑی بنانا خدا و رسول کے حکم پر سخریہ و استہزا ہی کیا نقل قبر امام حسین نقل قبر والدین کے بہی برابر نہین کہ اوسپر بوسہ دینا جائز اور تعزیہ پر فاتحہ و درود پڑہنا ناجائز ہو آپکا حال تو خدا جانے مگر مسلمانون کے اعتقاد مین تو حضرت امام حسین بہ نسبت والدین بمراتب افضل ہین ہرگاہ نقل قبر والدین بنانا اور تقبیل و تعظیم اونکی حسب ارشاد سید کونین کرنا جائز اور ماذون فیہ ہے تو نقل مزار فائض الانوار جگر گوشہ رسول مختار اور فاتحہ اور درود اور زیارت اور تقبیل اور تعظیم اور تبجیل اوسکی بطریق اولی جائز اور صحیح ہے اور جملہ اہل اسلام کیا خواص و کیا عوام اور علمای کرام اسکی تعظیم و تکریم کرتے اور فاتحہ و درود اسپر پڑہتے آئے ہین چنانچہ منجملہ علمای کرام صاحب ازالۃ الاوہام کتاب مذکور مین فرماتے ہین اینجانب از ثقات شنیدہ کہ حضرت مولانا نظام الدین محمد قدس سرہ و بچشم خود دیدہ کہ حضرت مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ و مولوی مجید الدین محمد عرف مولوی مدن مرحوم و مولوی انوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما و دیگر علمای فرنگی محل و کلکتہ و مندراج وغیرہ از بلاد ہرگاہ تعزیہ شریف امام مظلوم علیہ السلام میدیدند ایستادہ می شدند و ہر دو دست بطرف تعزیہ شریف دراز کردہ از بسیار خضوع و خشوع و عجز و انکسار فاتحہ می خواندند و عند الاستفسار می فرمودند کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است زیرا کہ تعزیہ شریف موسوم بنام نامی امام مظلوم است انتہی سبحان اللہ علمائے اسلام رتبہ شناس اہل بیت کرام علی جدہم

وعلیہم السلام یہہ ہین کہ ہرگاہ تعزیہ شریف کو موسوم بنام نامی امام مظلوم جانا کس ادب سے پیش آئے کہ بدون اضافہ لفظ تعظیم تنہا نام تعزیہ مقدس زبان پر نہ لائی جب دیکھہ لیا باادب استادہ ہوکر زیارت کی فاتحہ و درود ادا کیا اب اہل انصاف غور کرین کہ سٹری کون ہی اور کون اپنی حماقت مین مبتلا ہی سچ ہی ضد اور جہالت بد بلا ہے **قال** تیسری برائی یہہ ہے کہ غرض تعزیہ سی تمکو یہہ ہے گو کہ شرع اور عقل کی مخالف ہی کہ اوسکو دیکھنی سی غم والم پیدا ہو سو وہ بہی تو حاصل نہین **اقول** تیسری حماقت یہہ کہ اوپر تو تعزیہ سے غم والم پیدا ہونے کا اس صراحت سے اقرار کیا کہ اوسپر ایسی چہاتی کو ٹنے اور سر پیٹنے کا الزام دیا اب یہان آکر ایسے بہولے کہ بیان کی اولٹی بات بولے کہ غم والم اسمین حاصل نہین اور ہمنے مکرر سمجہایا کہ تعزیہ بنانا شرع وعقل کے مخالف نہین بلکہ موافق ہے اسکو بدعت نہ جانیے مگر آپکو اپنی کہی تو یاد رہتی نہین رہتی ہماری کہی کب یاد ہوگی لہذا پہر تنبیہاً عرض ہے کہ اب ہمارا کہنا سچ مانیے سہو تمکو ہی خطا ہے نہ قصور ہے جب حافظہ ہی نہو تو انسان مجبور ہے۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ غم والم کن چیزون کے دیکہنی اور ہونے سے آتا ہے آیا فاقہ اور روکہی روٹی اور پرانے پہٹے کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوق کی جدائی اور شکستہ جہوپڑی مین درد و غم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضدین۔

اقول اب معلوم ہوا کہ آپکی نزدیک غم والم اسیکا نام ہے جو سامان ظاہری اور مرادات دنیوی کے نہ ملنے سے دنیا طلبون کو ہوتا ہے شاید آپکو اسی غم والم کی عادت ہے اسکو چہوڑیئے اور دیندارون کا غم والم دیکہیے جو مایۂ فخر وسعادت ہے پس ہم آپ سے کہتے ہین کہ غم ایک امر نفسانی اور کیفیت وجدانی اور علامت ایمانی ہے دنیاوی امور پر غم کرنا مذموم و مردود اور دینی جتنی غم ہین وہ سب ماجور و محمود ہین ایسے غمون مین خصوصاً غم امام علیہ السلام مین کچہہ دنیا کے رنج و

راحت وغربت وامارت فقر وفاقہ مرض وافاقہ کہین سگے وفرسودگی لباس البسہ فاخرہ ودیگر نفیس وفاس غربا واہل دول جہوپڑے ومحل کو دخل نہین ہے اس قسم کا غم اون مومنون کے دلون سے متعلق ہے جو مصداق انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ہین اور اس غم کو مثل غم فقدان مرادات دنیویہ سی سمجہنا اور اوسپر تمسخر واستہزا کرنا اون لوگون کا کام ہے جنکے قلوب سخت مصداق ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہین سو ہمارے اور اونکے دل کی صورت ایک ہے لیکن جو فرق ظاہری پوچہو تو یہہ شیشہ ہے وہ پتھر ہے۔

قال اب سونچو کہ فاقہ کی عوض تعزیہ کے دنون مین شیرمال وحلوا ہر جا موجود ہے

اقول یہہ حضرت امام علیہ السلام کی نذر ونیاز کی برکت اور فیض ہے کہ جو غربا ومساکین بیچارے فقر وفاقہ کے مارے سال بہر طعام لذیذ نہین پاتے وہ تعزیہ کے دنون مین امام کے بدولت شیرمال وحلوا کہاتے ہین اور آپ اس اطعام مومنین ومساکین اور فیض عام امام مبین دل ہی دل مین کڑہتے اور للچاتے ہین بلکہ پانی مونہہ مین بہر لاتے ہین پہر جناب مجبوری ہے حلوا خوردن را روی باید

قال اور دنون مین چاہے فاقہ ہو مگر اس وقت کا اناج پانی ہر کوی جمع کر رکہتا ہے

اقول یہہ رسم تو عام نہین ہے کہ ہر کوی ایسا کرتا ہو اور جو مومنین ایسا کرتی ہین وہ شاید اس غرض سے کرتے ہونگے کہ دس دن تو علائق دنیا سے مطمئن ہو کر اپنے امام کا غم کرین اور ہرچند یہہ اناج وپانی کی ترکیب بنا بر اصطلاح عام آپنے فرمای لیکن اس سے سبیل نذر امام تشنہ کام کی ہی سبیل نکل آئی۔

قال اور پرانے پہٹے کپڑون کی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹھے ان دنون مین پہنکر نکلتے ہین۔

اقول مسلمانون کا تو یہہ طریقہ ہمنے ان بلاد مین کہین نہین دیکھا ہان یزید پلید کے ہواخواہون اوسکی فتح کی خوشی سنانے والون آپکی تعلیم پانیوالون کا اگر یہہ معمول و دستور ہو تو کچہہ بعید نہین پہر ہمسے نفرمایئے اونہین کو سمجہایئے۔

قال اور تنہائی کی عوض ہزار یار آشنا ہائی بند ہم نوالہ ہم پیالہ۔

اقول پہر آپ مسلمانون کی جماعت سے کیون الگ ہو گئے تنہائی کیون پسند آئی من نادق الجماعۃ کی لعنت کیون اوٹہائی مسلمانونکی جماعت مین آیئے محفل میلاد سید کونین و مجلس عزای امام حسین مین شرکت فرمایئے مثل دیگر مسلمانان پاکباز تبرک نذر و نیاز کہایئے جہان بقول آپکے ہزار یار آشنا ہائی بند جمع ہوتے ہین ہم نوالہ و ہم پیالہ کما قال صلعم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

قال اور شکستہ مکانکا تو کیا نشان جہان عمدہ امام باڑے فرش فروش تیار

اقول یہہ وہی سامان ہے جس سے کفار کے دلون مین ابہت و شوکت اسلام و رعب اہل اسلام زیادہ اور ہر کافر اسی رعب و داب سے نذر و نیاز چڑہاتے اور انقیاد و آداب عزاخانہ بجالانے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قال اور سینکڑون تعزیہ جہلملاتے پنّا اور کر کریکے موجود۔

اقول اللّٰہم زد پہر اسمین آپکی آنکہون مین کیون چکاچوند اور خیرگی اور طبیعت مائل بہ تیرگی ہوتی ہے ہان سچ ہے یکاد البرق یختطف ابصارہم

قال اور اندہیرا کا کیا مذکور جہان ہزارون فانوس و چراغ سے آگ لگ رہی ہے

اقول اسکا آپکو ناحق حسد اور داغ ہے یہہ قدرتی چراغ ہے یہہ نور نبوت کی شعاعین اور اسرار شہادت کے جلوے ہین انکا بجہانا مشکل اور بجہانیکا ارادہ سعی لاطائلہ ہے یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواہہم واللّٰہ متم نورہ الآیۃ الحق

؎ چراغے راکہ ایزد بر فروزد ✤ ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد۔

قال اور معشوق کی جدائی کا کیا ذکر۔

اقول ہان محبوب الہی کے محبوب کی جدائی کے ذکر مین یہہ واہیات ذکر کرنا تو مناسب نہین ہے۔

قال جہان ہزارون بہوین بیٹیان ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سبکی جو دیکہے چہاتی کوٹے اور برس دن تک روتا رہے زیارت کے واسطے موجود۔

اقول نعوذ باللہ من ہذا الافترا زنانِ صاحب عصمت وعفت کا مجمع رجال مین شریک ہونا نہ کبہی دستور تہا اور نہ اب ہے اور زنان اراذل کوچہ گرد کا جو دن دہاڑے پہرتی پہراتی رہتی ہین انکا کیا اعتبار ہے بہلی بیبیان اس تہمت سے بری ہین انپر یہہ غیظ وغضب اور شور وشغب بیکار ہے یہہ شرفا ونجبا وامرا وغربا کی بہو بیٹیون پر تہمت کرنیکا نتیجہ ہے کہ بعضی بہوین خود مختار بلا حجاب و نقاب رات کیسی دن دہاڑے محو سیر وشکار ہین اور موجود دربار فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قال اور علاوہ اسکے نقارون اور تاشون سے اور بہی رونق حاصل ہے۔

اقول ایسی رونق عوام کو مرغوب اور خواص کے نزدیک معیوب ہے لیکن آپ چونکہ نقارون اور تاشون سے رونق سمجہتے ہین اور عزاداری کی رونق سے گہبراتے ہین لہذا عوام آپکی ضد سے رونق بڑہانے کو نقارے اور تاشے بجاتے رہین جب آپ اپنی ضد کو چہوڑین گے تو شاید وہ بہی چہوڑ دین۔

قال اب خدا کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا

اقول انما الاعمال بالنیات ہم انصاف سے کہتے ہین کہ غم اور خوشی اسباب پر نہین بلکہ نیت پر موقوف ہے عزای امام مظلوم مین چونکہ نیت ہماری خاص رونے اور رولانے اور غم کرنے کی ہوتی ہے بدین وجہ یہہ سب سامان

باعث ہماری غم والم کی زیادتی کا ہوتا ہے ہر مومن اس سامان سے بے اختیار ہو ہو کر روتا ہے بلکہ اس سامان کا اتنا بڑا اثر ہے کہ ہندوؤن کو روتے دیکھا ہے مگر آپکو کیا خبر ہے آپکے دل مین جو فتح یزید کی خوشی جمی ہوئی ہے تو جوش مسرت سے دل لہراتا ہے ساونون کے پھوٹے کو ہرا ہرا سوجھتا ہے یہہ سب سامان غم اسباب خوشی کا نظر آتا ہے کیون نہو ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

قال چوتھی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے سبب سے کھیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب پر ظاہر ہے آنکھہ کھول کر دیکھو اور سمجھو تو صاف یقین ہوئے ہرگز شبہہ نرہے۔

اقول تعزیہ شریف کو دیکھکر تو بے اختیار رقت آتی ہے امام کے تصور تام سے دل غمزدہ کی وہ کیفیت ہوتی ہے کہ کہی نہین جاتی ہے آپنے اپنے تعصب سے یہہ نیا فقرہ تراشا ہے کہ تعزیہ کے سبب سے کھیل اور تماشہ ہے ہمکو سخت تعجب تھا کہ یہہ بے تکا کلمہ کیا آپنے فرمایا آخر بڑے غور و تامل کے بعد آپکا مطلب سمجھہ مین آیا آہ آہ انا للہ یہہ وہی تماشہ ہے جو شام کے اژدحام مین اہلبیت امام و مخدرات کرام کی نسبت ہوا کہ جب شامیان شوم اور آپکے پیشوایان معلوم نے بعد شہادت امام مظلوم عترت بشیر و نذیر اور صاحبان تطہیر کو اسیر و دستگیر کیا اور دشت مصیبت و بلا یعنی مقام کربلا سے شام بد انجام کا رستہ لیا تمام اہل شہر یہہ خبر سن سنکر نزدیک و دور سے خندان و مسرور جمع ہوئی شہر مین آئینہ بندی ہونے لگی بازارین مصفا دوکانین آراستہ ہوین خلق کی وہ کثرت ہوی تھی کہ لوگ اولٹے سیدھے گرتے تھے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے مبارکباد دیتے پھرتے تھے آہ آہ جسوقت اہل بیت رسالت پناہ کربلا کے مصائب جانکاہ اور صعوبت و مصیبت کی راہ کے علاوہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار گرد و پیش ہزارون نابکار باین حال زار داخل شہر ہوی تو ہجوم غفیر ملکہ حجلہ بزنا و پیر اسیران دلگیر و ثابت قدمان پابزنجیر کے تماشے کو آئے مخدرات عصمت و طہارت کو دیکھکر از راہ

شرارت یہہ کلمات حقارت زبان پر لائے کہ یہہ پابندان غم والم مانند بندیان ترک ودیلم کہانکے اسیر ہین جو مبتلای مصیبت وبلا ومکارہ لاتعد ولاتحصی ہین ہائے افسوس ہماری جان اون اصوات نحیف وصداہای ضعیف پر قربان جن آوازون سے اون پردگیان عصمت وکرامت نے بصد حسرت وندامت فرمایا کہ ہم اسارای آل محمد ہین پس جب مدعیان اسلام یعنی آپکی پیشوایان بدانجام نے حاکم شام کی خوشی کے واسطے اپنے پیغمبر سے کچہہ حیا نکی اور اونکی عترت اطہار کا ایسے حال زار مین بکمال مسرت واستبشار تماشا کیا پہر یہہ کتنی بڑی بات ہے جو آپنے تعزیہ کو کہیل وتماشا قرار دیا ذرا کان کہولکر سنو اور سمجہو تو صاف یقین ہوگا ہرگز شبہہ نرہے گا کہ جب بروز محشر انہین یزیدیونکے ساتہہ بحضور حضرت پیغمبر جاؤگے تو اون ظالمون کیطرح تم بہی کیا عذر کروگے اور اُن حضرت کو کیا سونہہ دکہاؤگے اور انشاءاللہ اس کلمہ ناصواب کا پورا جواب اوسی روز پاؤگے۔

قال اور اگر بالفرض دوچار الٹونکو اس تکلف سے رونا آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے۔

اقول جنکے دلونمین محبت امام کی ہے اونسے کب رہا جاتا ہے تکلف بے تکلف سب طرح رونا آتا ہے ہان بعضے سخت دل کہ شاید آپ ایسے ہی ہوتے ہین جو کسیطرح نہین روتے ہین پس اولٹی سمجہہ والی سیدہی باتکو یون کہیئے کہ اگر بالفرض دوچار اولٹونکو اس تکلف سے بہی رونا نہ آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہی دیکہیئے یہہ نتیجہ آپکی اولٹی سمجہہ اور بیجا شور وغل کا ہے۔

پانچوین برائی یہہ کہ سوای نقصان دین کے دنیا مین ناحق مال ضائع ہوا اور اوسکے سبب زیرباری ہونی پڑی۔

اقول تعظیم وترویج شعائر عترت آل مین دین کمال ہے نقصان فقط آپکی عقل کا ہے

وہ دیندار کیسے تھے جنہون نے امام کی حمایت اور اہل بیت کرام کی رعایت مین اپنی جانین دیدین ہمارا مال کیا مال ہے ہمکو آل کا غم اور آپکو مال کا غم ہے اب دیکھین کسکے لیئے جنت اور کسکے لیئے جہنم ہے۔

قال غرض اونکی وہ مثل ہوی نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ

اقول یہہ مثل تو آپ اپنی بیتی کہتے ہین وہابی بنکر مسلمانونکی عقائد کو خراب کیا دین مین رخنے ڈالے اسلام کو نقش برآب کیا غرض جو دین کے رہزن دنیا مین مسلمانون کے دشمن اولاد حسن کہلاکر یزید کے پسر خواندہ ہین اونکی وہ مثل ہے نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ ہین۔

قال اور جو جاہل کہتے ہین یہہ امام کی تربتین ہین یہہ محض وہم اور غلط ہی حضرت امام کی ایک قبر ہے۔

اقول اور جو میان محمد فاضل تربتون سے قبرین سمجھتی ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے ہر عاقل وجاہل تعزیہ اور تربتون کو نقل قبر امام سمجھتا ہے نہ اصل قبر جسمین جسم کا ہونا بالذات اور دیگر وہمیات جو بعد اسکے آپنے متفرع کیئے ہین لازم آئے بیشک فہم وفراست مین آپ ہنبقہ کے پیر اور راس اولٹی سمجھہ ہین آپ خود ہی اپنے نظیر ہین بہلا یہہ کون کہتا ہے کہ حضرت امام کی متعدد قبرین ہین جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت امام کی ایک قبر ہے پھر اسپر بہی نہین صبر ہے اور زیادہ باتین بناتے ہین گے گذری عقل پیر اور آفت لاتے ہین۔

قال کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرین بنانا نہین آیا ہے بہلا یہہ ہزارون قبرین ایک شخص کی کہان درست ہولین۔

اقول بے تسک آپکی باتون پر شیکلے ہنستے ہنبقہ روتا اگر آپکے ساتھہ ان باتونکا اجماع ہوتا صاحب نقل قبر کو اصل ٹھہرانا اور اوسپر یہہ باتین بنانا آپ ہی کا کام ہے